# عیسائیوں کی دینداری کا نمونہ

جس میں

عیسائیوں کی چالاکیاں پکڑی گئی ہیں اور انکی دینداری کی قلعی کھولی گئی ہے

مؤلفہ

مولوی محمد فیروز الدین صاحب فیروز بن قاضی امام الدین صاحب مرحوم

ڈسکوی

حسب فرمائش

منشی کریم بخش منیجر مفید عام پریس و مالک رسالہ انوار الاسلام شہر سیالکوٹ

سنہ ۱۳۲۱ھ

مفید عام پریس شہر سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# عیسائیوں کی دینداری کا نمونہ

## دیباچہ

یہ بات ظاہر ہے۔ کہ دنیاوی معاملات میں اگر کسی دستاویز میں کوئی لفظ یا عبارت مشتبہ پائی جائے۔ یا کسی لفظ یا عبارت کا گھٹانا بڑھانا ثابت ہو جائے تو وہ دستاویز ہرگز استناد و احتجاج کے قابل نہیں رہتی۔ اب جب کہ دینی معاملہ جس کے اوپر انسان کی ہمیشہ کی زندگی (نجات ابدی) کا انحصار ہے ایک بہت بڑا اور اہم مقصود ذات ہے۔ اس میں جب کوئی اس قسم کی کارروائی پائی جائیگی۔ یا ثابت ہوگی۔ تو وہ بدرجہ اولےٰ ناقابل اعتبار اور غیر مستند قرار دئے جانے کے لائق ہے۔

عیسائیوں کی کتاب مقدس پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں بیحد اختلاف و الحاق تبدیل و تحریف کو دخل ہوا ہے کہ عیسائی علماء مجبوراً خود قائل ہو گئے ہیں۔ کہ اس میں اس حد تک اختلاف عبارات یا اغلاط ہیں (جسے وہ سہو کاتبان کے نام سے موسوم کرتے ہیں) کہ یہ حال میں تمام یقین سے نہیں کہہ سکتے ہیں۔ کہ صحیح کون ہے؟ جیسا کہ آگے چل کر بیان کیا جائے گا +

اب ہم پوچھتے ہیں۔ کہ جس کتاب کا ایسا حال ہو۔ کہ اس میں اختلاف بایانات اس حد تک ہوں۔ کہ لاکھوں تک نوبت پہنچ جائے۔ اور پھر ایسے اختلافات ہوں۔ کہ ان میں سے کسی ایک پر جزم نہ ہو سکے۔ یعنی ان اختلافات میں سے کسی ایک کی نسبت نہ کہہ سکیں کہ یہ ٹھیک ہے۔ کئی آئیتیں الحاقی ثابت ہو جائیں۔ اور لگاتار تحریف و تبدیل کی گرم بازاری ہو۔ کیا وہ کتاب لائق اعتبار اور وہ دین قابل وثوق ہو سکتا ہے۔ اور کیا ایسی کتاب سے کسی امر کی نسبت سند پکڑنا۔ اور کسی دین کے عقائد و اصول ثابت کرنا۔ روا ہو سکتا ہے؟ اور کیا ایسی کتاب

# انوار الاسلام

4579

سخت افسوس کی بات ہے کہ ہندوستان میں آریہ اور عیسائیوں کی طرف سے کئی رسالے اور اخبار ہفتہ وار اور ماہوار چھپتے ہیں جن میں دنیا کے سردار حضرت محمد رسول اللہ ؐ کی نسبت اسقدر بدزبانیاں اور گالیاں دیجاتی ہیں کہ ایک غیرت مند مسلمان کا بدن تھرا اٹھتا ہے۔ اور آنکھوں میں خون اتر آتا ہے۔ ان رسالوں میں کچھ ایسا زہر بھرا ہوا ہے۔ کہ کئی مسلمان ان کو پڑھ پڑھ کر اسلام سے متشکک اور مرتد ہو جاتے ہیں۔ ہندوستان میں کروڑہا مسلمان موجود ہیں لیکن افسوس کہ ایک اخبار یا رسالہ بھی اُن کی طرف سے باقاعدہ نہیں چھپتا۔ جو اُن مخالفین کے دندان شکن جواب دے کر اہل اسلام کو دوزخ کے گڑھے سے بچائے۔ اور ان کا حوصلہ بڑھائے۔ کہتے ہیں کہ عیسائیوں کے مشن کا بہت سا روپیہ اسی ایک بات سے وصول ہو جاتا ہے کہ ولایت کے عیسائیوں نے ایک وقت کی چا ءمیں میٹھا ڈالنا چھوڑ دیا ہے۔ اور اسی ایک دفعہ کے میٹھا چھوڑ دینے سے ہزاروں روپے روز جمع ہو جاتے ہیں۔ جو وہ عیسائی مذہب اور عیسائی رسالوں کے شایع کرنے میں صرف کرتے ہیں اسلام جو خدائی اور سچا مذہب ہے۔ کیا اس کے لئے مسلمانوں کو اتنی بھی غیرت نہیں ہونی چاہئے۔ ضرور ہونی چاہئے۔ اور اسی غیرت نے ہمارا دامن پکڑا کہ ہم یہ رسالہ نکالنے پر مجبور ہوئے۔ جس میں نور افشاں وغیرہ عیسائی اخباروں اور آریہ گزٹ وغیرہ آریہ کے اخباروں اور مخالفین کے تمام اعتراضات کے مفصل جواب دیئے جاتے ہیں۔ اب بفضل خدا بجائے ماہواری کے پندرہ روزہ کر دیا ہے ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ اس رسالہ کو ضرور منگائے اور مطالعہ فرمائے حجم ۳۲ صفحہ پندرہ روزہ قیمت نہایت کم صرف دو روپے۔ سالانہ۔ بمعہ محصولڈاک ؀

نیاز مند

کریم بخش مالک و مہتمم رسالہ انوار الاسلام شہر سیالکوٹ

لوگوں کو معلوم ہو جائے۔ کہ عیسائی لوگ کیسے کسطرح اور کب باک
ہیں جو کلام الٰہی میں علانیہ تحریف کرنے سے نہیں ڈرتے ٭
اور پھر کیسی چالاکی ہے۔ کہ بڑے شد و مد سے تحریف سے انکار بھی کئے جاتے ہیں۔
۷ یکتبون الکتاب بایدیہم ثم یقولون ھذا من عند اللہ

# ناظرین!

نصاریٰ کے مذہب کا اصل اصول عقیدہ تثلیث حضرت مسیح کی الوہیت اور ان کا صلیب پاکر نجات بخشنا ہے ہم پہلے انہی عقائد کی بابت ثابت کرتے ہیں کہ اُن عقاید کے اندر عیسائیوں کا دست تصرف پہنچا ہے یا نہیں۔ اور ان میں اختلاف والحاق و تحریف ان کی طرف سے وقوع میں آئی ہے یا نہیں۔ جب ان امور کو قطعی طور پر مشتبہ ثابت کر دیں گے۔ تو امید ہے۔ کہ کوئی خدا ترس آدمی جس نے اللہ کو جان دینی ہے۔ انجیل کو ہرگز بلا تحریف اور اصلی نہیں سمجھیگا۔ اور اس پر بھروسہ رکھ کر ہرگز اپنی بیش بہا زندگی کو ضائع نہیں کریگا۔ اور جان لیگا۔ کہ تمام اصول وعقائد نصاریٰ کے صرف مسیحی دینداروں کی کارستانی ہے۔ جس جو حضرت مسیحؑ کے ایام سے لے کر اب تک کرتے چلے آتے ہیں۔ اور اصلی مذہب میں ان کا نام و نشان بھی نہیں تھا

## (نمونہ ۱)

## حضرت مسیح کی الوہیت و ابن اللہ ہونے کی بابت

انجیل فارسی متی مطبوعہ کلکتہ فارسی ۱۸۵۱ء کے ۲۶ باب ۶۳ میں لکھا ہے۔ پس رئیس اماماں باو متوجہ شدہ گفت۔ کہ من ترا بخدا ے زندہ سوگند میدہم۔ کہ مارا

جس میں قطع نظر بے دینوں اور بدعتیوں کے خود دینداروں نے چالاکیاں کی
ہوں۔ اور کرتے جاتے ہوں۔ وہ قابل احتجاج ہو سکتی ہے؟

صاحبان: ہرایک دین کی صداقت اُس کے اصول وعقائد۔ اُس دین کی کتاب مقدس سے ثابت کئے جاتے ہیں کتاب اصلی حالت پر ہوئی۔ تو اصول وعقائد بھی سچے ثابت کئے جا سکتے ہیں۔ کتاب ہی اصلیت پر نہ رہی۔ بلکہ اسمیں جعل اور اختلاف کا دخل پایا گیا۔ تو اس میں سے اصول وعقائد کے ثابت کرنے کی سعی کرنا بالکل فضول ہے + ہم جہانتک خیال کرتے ہیں۔ عیسائیوں کی کتاب مقدس ہرگز اپنی اصلیت پر قائم نہیں۔ تو اس میں سے خدا کی الوہیت یا تثلیث یا کفارہ وغیرہ کے ثابت کرنے کی سعی کرنا۔ ایک عبث کوشش ہے۔ ممکن ہے۔ کہ جس آئت کو سند پکڑا جائے۔ وہی جعلی یا الحاقی ہو +

میں چاہتا ہوں۔ کہ عیسائیوں کی مقدس کتاب کا مشتبہ اور محرف ہونا بطور نمونہ اس رسالہ میں درج کردوں۔ تاکہ تمام دنیا پر آشکارا ہو جائے۔ کہ جب عیسائیوں کی کتاب میں یہانتک تبدیلی وتحریف والحاق واختلاف کو دخل ہوا اور ہو رہا ہے تو وہ کیسے قابل استناد ہو سکتی ہے۔ اور اس پر عیسائی مذہب کی بنا گویا ریت پر بنیاد ہے یا نہیں؟

مخفی نہ رہے۔ کہ عیسائی لوگوں پر جب اہل اسلام اعتراض کرتے ہیں۔ کہ تمہاری کتب مقدسہ محرف ہو گئی ہیں۔ اور بجنسہ ویسی نہیں رہیں۔ جیسی کہ انبیاؑ کو الہام ہوئی تھیں۔ تو وہ بڑے شدومد سے انکار کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ یہ دعوے اہل اسلام کا بالکل بے بنیاد ہے۔ کتب مقدسہ کبھی محرف نہیں ہوئیں۔ اور ایسا ہونا غیر ممکن ہے۔

اب میں اس رسالہ میں تھوڑا سا نمونہ دکھایا چاہتا ہوں۔ کہ قطع نظر اور باتوں کے عیسائی لوگ عمداً اپنے مطلب کے لئے اپنی کتاب مقدس میں تحریف کو کام میں لاتے رہے اور اب تک لاتے ہیں۔ یا نہیں +

میں یہاں انجیل کے چند مختلف چھپے ہوئے نسخوں کا کئی ایک باتوں میں مقابل کرتا ہوں۔ اور عیسائیوں کی دینداری کا حال کھولتا ہوں تاکہ تمام خدا ترس

کر سکتا ہوں۔ گریساخ اور شولز کہتے ہیں۔ کہ لفظ مسیح الحاقی کیا گیا ہے۔ (دیکھو اختتام دینی مباحثہ صفحہ ۵۷)

اب دیکھو مذکورہ بالا آیات سے حضرت مسیح کی الوہیت اور ابن اللہ ہونے پر سند پکڑی جاتی ہے۔ پس جب ان آیات میں سے الحاق واختلاق کا دخل پایا جانا ثابت ہو گیا۔ تو اب باقی آیات کا کیا اعتبار رہا۔ جن میں حضرت مسیح کے ابن اللہ ہونے یا الوہیت کی طرف اشارہ ہے۔ بلاشبہ باقی سب آیات بھی دینداروں کی چالاکی معلوم ہوتی ہے۔ جو آہستہ آہستہ کی گئی۔ اور اس پر بھاری دلیل یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح ؑ صاف فرماتے ہیں۔ کہ اس دن اور اس گھڑی (یعنی قیامت) کی بابت سوائے باپ کے نہ تو فرشتے جو آسمان پر ہیں۔ اور نہ بیٹا کوئی نہیں جانتا۔ (مرقس ۱۳ باب ۳۲) (متی ۲۴ باب ۳۶) ✤ پس جب حضرت مسیح ؑ علم غیب کے جاننے سے صاف انکاری ہیں۔ اور قیامت تک کا علم ان کو نہیں۔ تو وہ خدا یا ابن اللہ کیسے ہو سکتے ہیں۔ اس سے اظہر من الشمس ہے۔ کہ اصل انجیل تو حضرت مسیح کو عبد ہی ثابت کرتی ہے اور باقی حواشی وزوائد سے ان کو خدا بنا دکھانا عیسائی دینداروں کی چالاکی ہے ✤

## (نمونہ ۳)

## عقیدہ تثلیث میں عیسائی دین داروں کی چالاکی

ساری بائبل کے اندر کہیں تثلیث کا لفظ تک موجود نہیں۔ صرف قیاسات وحواشی سے یہ عقیدہ حضرات مسیحیوں نے تراشا ہے ✤

ہاں! صرف ایک جگہ ہے۔ یعنی (نامہ اوّل یوحنا ۵ باب ۷) جہاں صاف صاف یہ الفاظ لکھے ہیں۔ کہ تین ہیں۔ جو آسمان پر گواہی دیتے ہیں۔ باپ اور کلمہ اور روح القدس اور یہ تینوں ایک ہیں اور تین ہیں جو زمین پر گواہی دیتے ہیں۔ روح اور پانی

طلع نمائے ۔ اگر پسر خدائے تو بگو ۔ یسوع بوے گفت ۔ کہ تو خود میگوئی ۔ لیکن من بشما میگویم کہ بعد ازین فرزند انسان را بدست راست اقتدار نشستہ در ابرہائے آسمان خواہید دید اور انجیل مرقس ۱۴ باب ۶۱ میں لکھا ہے ۔ کہ رئیس اماماں ازوے سوال نمودہ گفت ۔ کہ آیا مسیح ۔ فرزند او سبحانہ توی یسوع گفت آرے منم +

اب دیکھئے ! چونکہ ان دونوں انجیلوں میں صریح اختلاف تھا ۔ یعنی انجیل متی میں تو حضرت مسیح فرماتے ہیں ۔ کہ تو خود میگوئی ۔ یعنی تو آپ کہتا ہے ۔ کہ اس سے ایک طرح کا انکار پایا جائے ۔ جیسے کسی شخص کو کہا جائے ۔ کہ تو چور ہے ۔ اور وہ جواب میں کہے کہ تو کہتا ہے ۔ تو اس کا صاف مطلب یہ ہے ۔ کہ تو تہمت دیتا ہے ۔

اور انجیل مرقس میں تھا ۔ کہ آرے منم ۔ یعنی میں ہی ہوں ۔ اس میں صریح اقرار ہے اسواسطے حال کی چھپی ہوئی انجیلوں میں انجیل متی کو تحریف کر کے یہ فقرہ یوں بنادیا گیا ہے +

تب سردار کاہن نے اس سے کہا میں تجھے زندہ خدا کی قسم دیتا ہوں کہ اگر تو مسیح خدا کا بیٹا ہے ۔ تو ہم سے کہہ ۔ یسوع نے اس سے کہا ۔ کہ جو تو کہتا ہے ۔ بلکہ میں تم سے کہتا ہوں ۔ کہ اس کے بعد تم ابن آدم کو قادر مطلق کی داہنی طرف بیٹھے ۔ اور آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھو گے +

اب یہ تحریف بھی قصداً کی گئی ہے ۔ تاکہ ان دونوں انجیلوں میں جو اختلاف ظاہر ہے ۔ رفع ہو جائے ۔ اور حضرت مسیح کا ابن اللہ ہونا ثابت رہے +

## (نمونہ ۲)

مکاشفات نو تا ۱ باب ۱۱ میں ہے ۔ میں الفا اور اومیگا ۔ اول و آخر ہوں ۔ گر میباخ اور شولز الفاظ اوّل و آخر الحاقی بتائے ہیں +

## (نمونہ ۳)

فلپیوں کا ۴ باب ۱۳ مسیح سے جو مجھے طاقت بخشتا ہے ۔ میں سب کچھ

---

۱؎ ۔ ...دت کی مطبوعہ بائبل ۱۸۳۵ء میں بھی اسی طرح ہے + انت قلت یعنی تو ہی نے تو کہا ہے

آیات کا کیا حال - اور باقی کتاب کا کیا اعتبار رہا - ممکن ہے - کہ جہاں جہاں حضرت مسیح کی الوہیت یا تثلیث کی طرف تھوڑا بہت اشارہ ہو - سب الحاق و تبدیل ہی ہو - جو رفتہ رفتہ اسی طرح عمل میں آیا - اور طرفہ یہ ہے - کہ باوجود اس قدر تبدیل و تحریف الحاق کے علماء نصاریٰ کا یہ قول ہے - ؎ کہ اگرچہ ہم لوگ قایل نہیں - کہ بعض حروف و الفاظ میں تحریف وقوع میں آئی - اور بعض آیات کی بابت مُقدّم و موخر اور الحاق کا شبہ ہو تو بھی انجیل کو بے تحریف اور بے تبدیل کہتے ہیں -

اس لحاظ سے کہ اس کا مضمون اور مطلب نہیں بدل گیا - دیکھو پادری فانڈر صاحب کا اختتام دینی مباحثہ صفحہ ۵ مطبوعہ اکبرآباد ۱۸۵۵ء) +

اب ہم نہیں جانتے - کہ **مطلب نہ بدلنے کا کیا سائنس ہے؟** اور مطلب بدلنے کے سر پر سینگ لگے ہوئے ہوتے ہیں - جب کہ اسقدر بڑی آئیت کے الحاق کا جسکے سوا اور کسی آئیت میں تثلیث کا صاف ذکر نہیں - علماء نصاریٰ کو خود اقرار ہے جسکے اندر عیسائیوں کے اصل اصول (عقیدہ تثلیث) کا صاف صاف بیان ہے - اور اسکے سوائے اور کوئی ویسی آئیت نہیں -

اور یہاں سے معلوم ہوتا ہے - کہ باقی ایک دو آیات جہاں تثلیث کا اشارہ ہے وہ بھی الحاقی ہیں - خصوصاً انجیل متی کے آخر باب کی ۱۹ آئیت تو ضرور الحاقی ہو جہاں حضرت مسیح ؑ فرماتے ہیں - کہ تم جا کر سب قوموں کو شاگرد کرو اور انہیں باپ اور بیٹے - اور روح القدس کے نام سے بپتسما دو - انتہے - اور اس پر دلیل یہ ہو - کہ حضرت مسیح کی یہ وصیت (مشتمل بر ذکر اقانیم ثلاثہ) ان الفاظ کے سوا باقی تینوں انجیلوں سے کسی میں نہیں یعنی کسی انجیل میں باپ بیٹے - روح القدس کا نام نہیں - ورنہ اگر یہ آخری وصیت حضرت مسیح کی ٹھیک انہی الفاظ میں ہوتی - تو ضرور باقی حواری بھی ایسی بڑی ضروری وصیت

بقیہ حاشیہ - جسے مجلس نیس کہتے تھے - چوتھی صدی عیسوی میں اس مجلس نے پہلے پہل حضرت عیسےٰ ؑ کی خدائی کا مسئلہ نکالا + انتہے

ؔ؎ باوجود اقرار و یقین الحاق کے پھر عیسائیوں کا ان الفاظ کو تا حال انجیل کے اندر رہنے دینا - جس سے لوگوں کو اصل کا دھوکا ہو - یہ امر بھی اُن کی دیانت کا ایک نمونہ ہے؟

اور لہو۔ اور یہ تینوں ایک پر متفق ہیں +
لیکن علماء عیسائی پر یہ جعل کھل گیا۔ اور بالکل ثابت ہو گیا۔ کہ یہ آیت الحاقی ہے۔ جو کسی مثلیث کرنے پیچھے ملادی + دیکھو بائبل مطبوعہ امریکن مشن پریس لدھیانہ ۱۸۸۲ء دفعہ ا۔ ان کے حاشیہ پر مجبور ہو کر عیسائیوں نے صاف لکھدیا کہ یہ الفاظ جو خط وحدانی کے اندر ہیں۔ کسی قدیم نسخہ میں پائے نہیں جاتے۔ پس جب اتنی بڑی آیت کا جس میں تثلیث کا صاف ذکر ہے۔ عیسائیوں کی طرف سے الحاق ثابت ہو گیا۔ جسکا نہیں آخرکار مجبوراً اقرار بھی کرنا پڑا۔ تو اب باقی

---

سلہ حاشیہ کا ڈفری ہنگین صاحب اپنی کتاب کے دفعہ ۱۹ میں فرماتے ہیں۔ کہ اول یوحنا ۵ باب ۷ میں رومی گرجے والوں کے پادریوں نے غالباً یہ دغا گستاخانہ کی تھی۔ لوتھر نے اپنی مشتہر کی ہوئی انجیل میں اسکو چھوڑ دیا۔ اور کہتے ہیں۔ کہ بوقت نزع اسنے اپنے پیروؤں سے بہ نیت التجا درخواست کی کہ میرے نام سے اسکو مندرج نکریں۔ مگر اسپر التفات نکیا گیا۔ انتہی + اور مسٹر جان ڈیون پورٹ صاحب کی کتاب اپالوجی فار محمد اینڈ قرآن کے ترجمہ اردو مظاہر حق نام کے صفحہ ۹۲ میں لکھا ہے کہ نیوٹن صاحب افضل حکماء انگلستان اور گبن صاحب اور علماء مورخین نصارا نے بڑی کوشش سے ثابت کیا ہے۔ کہ جن آیات انجیل سے مسئلہ تثلیث مستنبط ہوتا ہے یعنی یوحنا کا پہلا خط باب ۵ آیت ۷ وہ آیات اختراعی ہیں۔ اور کاملٹ صاحب بھی کہتے ہیں کہ یہ آیت درباب تثلیث کسی قدیم نسخہ انجیل میں نہیں مسیح نے تو ایک ہی خدا کے اعتقاد کا حکم فرمایا تھا۔ لاکن پولوس اور یوحنا نے جو پیرو افلاطوں سے تھے مسیح ع کا مذہب خراب کر دیا۔ اور اس میں سے عقیدہ توحید باریتعالے کا نکال کر عقیدہ مہملہ تثلیث مخترعہ افلاطون داخل کیا۔ اور ذات الہی کو دو قرار دیا۔ یعنی روح القدس اور علم الہی۔ جیسے افلاطون نے یہ لفظ کلمہ تعبیر کیا ہے۔ مسیح کو کلمہ کہا ہے۔ جیسا کہ باب انجیل یوحنا میں لکھا ہے۔

موشیم اپنی تاریخ کی جلد اول صفحہ ۷ میں اقرار کرتا ہے۔ کہ فرقہ ابیونی جو اول صدی مسیحی میں تھا۔ یہ عقیدہ رکھتا تھا۔ کہ حضرت عیسے صرف ایک آدمی تھے اور حضرت مریم اور یوسف سے مثل اور آدمیوں کے پیدا ہوئے تھے۔ انتہی + اور یہ لوگ اناجیل میں سے صرف انجیل متی کو مانتے تھے۔ دیکھو تاریخ کلیسیا صفحہ ۹۱ یہ فرقہ پلوس کے تحجات کا رد کرتا تھا۔ اور اسکو توریت سے پھرا ہوا سمجھتا تھا۔ لارڈنر کی تفسیر جلد ۲ صفحہ ۳۸ مطبوعہ ۱۸۲۷ء
جان صاحب اپنی انگریزی کتاب کے صفحہ ۴۴ میں لکھتے ہیں۔ کہ شاہنشاہ قسطنطین کے یہاں ایک مجلس تھی

چونکہ حضرت مسیح کی پیشینگوئی بظاہر خلاف واقع ہے یعنی حضرت مسیح کا قبر کے اندر رہنا
بمشکل دو رات اور ایک دن ثابت ہوتا ہے۔ اس وجہ سے علما عیسائیوں نے اعتراض
اٹھانے کیلئے قصداً تحریف کی ہے۔ اور حال کی چھپی ہوئی بائبلوں میں دونو جگہ یہ
الفاظ بدل دیئے ہیں۔ دیکھو بائبل مطبوعہ ۱۸۶۲ء لودھیانہ امریکن مشن پریس (متی
۱۲ باب ۴۰) جیسا یونس تین دن رات مچھلی کے پیٹ میں رہا۔ ویسا ہی انسان کا بیٹا
تین دن رات زمین کے اندر رہے گا۔

اور یونہ کی کتاب میں ہے۔ پر خداوند نے ایک بڑی مچھلی مقرر کر رکھی تھی۔ کہ یونہ
کو نگل جاوے۔ اور یونہ تین دن رات مچھلی کے پیٹ میں رہا۔ (یونہ ۱ باب ۱۷)

اب یہ تحریف بالکل دیدہ و دانستہ ارادتاً کی گئی۔ تاکہ حضرت مسیح کی مصلوبیت کا معاملہ
مشکوک نہ ہوجائے۔ اور عیسائیوں کی نجات مشتبہ نہ رہے کیونکہ انجیل سے صرف دو رات
اور ایک دن زمین کے پیٹ میں رہنا حضرت مسیح کا ثابت ہوتا ہے۔ دیکھو جمعہ کے روز
شام کے وقت مدفون ہوئے۔ (مرقس ۱۵ باب ۴۲) اور اتوار کے دن پو پھٹنے سے پیشتر غائب ہوئے
(متی ۲۸ باب ۱) +

اتوار کے دن پو پھٹنے سے پیشتر ان کا پتہ نہیں پایا گیا۔ ممکن ہے کہ وہ اول شب
ہی غائب ہوں۔ تو صرف ایک رات اور ایک دن ہوتا ہے۔ اب کجا تین دن اور رات
تک قبر کے اندر رہنے کا وعدہ! اور کجا یہ بات کہ بمشکل دو راتیں اور ایک دن ہوتا ہے؟
غرض کہ بہرحال حضرت مسیح کی پیشینگوئی کا خلاف واقع ہونا ثابت ہے + اب عیسائیوں
کی چالاکی اور دینداری کو دیکھئے! کہ انہوں نے حضرت مسیح کو سچا ثابت کرنے۔ اور معاملہ
نجات کو مشکوک نہ ہونے دینے کے لئے دو رات اور ایک دن کو تین دن پورا کرنے کے لئے
**بائبل میں دونو جگہ تین دن رات بنا دیا۔** اب اس سے بڑھ کر خیانت اور
جعل سازی اور کیا ہو سکتی ہے؟ کہ حضرت مسیح کو سچا ثابت کرنے اور اپنی نجات کو مشتبہ

---

متی ۲۷ باب ۶۲ میں ہے۔ دوسرے دن جو تیاری کے دن کے بعد ہے۔ سردار کاہنوں اور فریسیوں نے ملکر پلاطس
کے پاس جمع ہوکے کہا۔ کہ اے خداوند ہمیں یاد ہے۔ کہ وہ دغاباز جیتے جی کہتا تھا کہ میں تین دن
بعد جی اٹھونگا۔ اس سے ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیح نے تین دن اور تین رات فرمایا ہوگا۔ کیونکہ
دو رات اور ایک دن کو تین دن بعد نہیں کہہ سکتے +

کا یہ ایں الفاظ ذکر کرتے۔ باقی سب انجیلوں میں بھی حضرت مسیح کی آخری وصیت مندرج ہے۔ لیکن باپ بیٹے روح القدس تینوں کے نام سے بپتسمہ دینے کا کہیں ذکر نہیں

## (نمونہ ۲)

## صلیب کے معاملہ میں حضرات مسیحین کی دیانت

(۱) حضرت مسیح نے اپنی پیشین گوئی مندرجہ انجیل میں فرمایا تھا۔ کہ جیسا یونس نبی تین دن اور تین رات مچھلی کے پیٹ میں رہا تھا۔ ویسا ہی انسان کا بیٹا تین دن اور تین رات زمین کے دل میں ہوگا۔ (متی ۱۲ باب ۴)+ سب پرانے چھاپہ کی انجیلوں میں تین دن اور تین رات ہی ہیں۔ اور بیروت کی عربی بائبل مطبوعہ ۱۸۸۴ء میں بھی یہی الفاظ ہیں۔ کما کان یونان فی بطن الحوت + ثلثة ایام و ثلثة لیالٍ کذا یکون ابن الانسان فی قلب الارض ثلثة ایام و ثلث لیالٍ (متی ۱۲ باب ۴)

اور حضرت یونان کی کتاب میں بھی اسی کے مطابق الفاظ ہیں (دیکھو یونان ۱ باب ۷) ناما الرب قاعد حوتاً عظیماً۔ لیبتلع یونان فکان یونان فی بطن الحوت ثلثة ایام و ثلث لیالٍ۔ پر رب نے ایک بڑی مچھلی مقرر کر رکھی ہے۔ کہ یونہ کو نگل جائے۔ سو یونان تین دن اور تین رات مچھلی کے پیٹ میں رہا +

لہ اس امر کی قوی دلیل کہ سب آیات جن میں تثلیث یا جمعیت کی طرف اشارہ ہے۔ ضرور الحاقی ہیں یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح صاف فرماتے ہیں۔ کہ سب حکموں میں اول یہ ہے۔ کہ اے اسرائیل سن وہ خداوند جو ہمارا خدا ہے۔ ایک ہی خدا ہے۔ (مرقس ۱۲ باب ۲۹) پس اگر حضرت مسیح خود خدا یا الوہیت میں شامل ہوتے۔ تو کم از کم یہ فرماتے۔ کہ اے اسرائیل سن وہ خداوند جو تمہارا خدا ہے ایک ہی خدا ہے۔ نہ کہ ہمارا خدا ہے۔ جس سے حضرت مسیح بھی سوائے عبد کے اور کچھ ثابت نہیں ہوتے

ہیں۔ کہ یہ عبارت ۱۶۱ یونانی نسخوں اور ترجمہ سریانی اور بہت سے ترجموں وغیرہ میں نہیں پائی جاتی۔ گریسباخ نے جو اسے بلا شبہ الحاقی سمجھ کر چھوڑا۔ خوب کیا۔

اب جب کہ اتنی بڑی آیت گھڑ کر حضرت مسیح ؑ کی حالت کے موافق بنا لیا اور خواہ مخواہ زبور سے حضرت مسیح کی بشارت قرار دینا۔ عیسائی علماء کے اقرار کے بموجب ثابت ہے۔ تو کون دانش مند اور منصف مزاج اس بات کو باور کرتے میں تامل کر سکتا ہے۔ کہ جہاں جہاں حضرت مسیح کی مصلوبی کی بابت انجیل میں ذکر ہے۔ وہ سب یار لوگوں کی بناوٹ ہے۔ جو وقتاً فوقتاً انجیل میں ملاتے رہے۔ اور اپنے ذہن میں صلیب کے واقعہ کو صادق سمجھ کر اس اصول کی پیروی کر کے کہ سچ کی تائید جھوٹ سے جائز ہے۔ آیتیں گھڑ گھڑ کر انجیل میں شامل کرتے گئے۔ یہانتک کہ آخر کار جعل میں اور اصل میں تمیز مشکل ہو گئی +

(۴) متی ۲۷ باب ۳۲ مرقس ۱۵ باب ۲۱ لوقا ۲۳ باب ۲۶ میں لکھا ہے۔ کہ حضرت مسیح ؑ کی صلیب شمعون قرینی پر رکھ کر لے چلے تھے۔ اور یہی لوگوں میں دستور یہ تھا۔ کہ جو شخص صلیب پر دیا جاتا اپنی صلیب آپ لے چلتا تھا۔ (متی ۱۰ باب ۳۸) دیکھو صفحہ ۳۲۲ رومن تفسیر متی ۲۷ باب ۳۲۔

پس اسی واسطے کہ یقیناً حضرت مسیح ؑ کا صلیب دیا جانا ثابت ہو۔ انجیل یوحنا میں جو سب انجیلوں کے بعد ۹۸ء میں مرتب ہوئی۔ (دیکھو صفحہ مفتاح الکتاب ۳۲) یہ لکھ دیا گیا ہے۔ کہ مسیح نے اپنی آپ صلیب اٹھائی تھی (یوحنا ۱۹ باب ۱۷) یہ بناوٹ صرف اسی وجہ سے کی گئی۔ کہ حضرت مسیح کی مصلوبی میں کچھ شبہ نہ رہے۔ اور اس تعارض کا جو انجیل یوحنا کو باقی تینوں انجیلوں کے ساتھ ہے۔ کچھ خیال نہیں کیا گیا۔

(۵) اول قرنتیوں کے ۱۵ باب ۵ میں پولس مقدس جنہوں نے خود مسیح کو کبھی نہیں دیکھا تھا۔ فرماتے ہیں۔ کہ بارھوں کو دکھائی دیا۔ انتہے۔ یعنی حضرت عیسے مصلوبی کے بعد آسمان پر جانے سے پیشتر بارہ حواریوں کو دکھائی دیئے حالانکہ اسوقت فقط گیارہ حواری تھے۔ یہودا تو پیشتر اپنے عمل بد کی پاداش میں جان دے چکا تھا۔ اور بارھواں بعد عروج حضرت عیسے کے تجویز کیا گیا تھا۔ دیکھو اعمال ۱ باب ۲۶ میتھاس کا بارہ میں شمار کیا جانا +

نہ ہونے دینے کے لئے دیدہ ودانستہ تین دن اور تین رات کی جگہ تین
دن رات بنا دیا گیا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الالباب ؂

(۲) ۴۰ زبور ۶ میں ہے۔ ذبیحہ اور ہدیہ کو تو نہیں چاہتا۔ تو نے میرے کان کھولے
چڑھاوے۔ اور خطیت کا تو طالب نہیں ؂

اب دیکھئے کہ اس زبور میں حضرت مسیح کی مصلوبی کا اشارہ تک نہیں ہے۔ لیکن
عبرانیوں کے ۱۰ باب ۵ میں اسی آئیت کو بدل کر زبردستی پیشین گوئی بنانے اور حضرت
مسیحؑ کی مصلوبی ثابت کرنے کے لئے اِس طرح بنا دیا گیا ہے۔

اسلئے وہ دنیا میں آتے ہوئے کہتا ہے۔ کہ قربانی اور نذر کو تو نے نہ چاہا۔ پر میرے
لئے ایک بدن تیار کیا۔ میرے کان کھولے کی بجائے۔ میرے لئے
ایک بدن تیار کیا۔ صرف اسواسطے بدلا یا گیا ہے۔ کہ حضرت مسیحؑ کی مصلوبی ثابت
کی جاوے ؂

(۳) ۲۲ زبور ۱۸ میں حضرت داؤدؑ اپنے دشمنوں کی شکائیت شاعرانہ اس طرح
فرماتے ہیں۔ وہ میرے کپڑے آپس میں بانٹیں گے۔ اور میرے لباس پر قرعہ ڈالیں
گے۔ انتہے ؂

یہاں دیکھئے۔ کہ حضرت مسیحؑ کے ساتھ حضرت داؤدؑ کے اُس معاملہ کو کچھ
تعلق نہیں۔ لیکن زبردستی حضرت مسیحؑ کی پیشین گوئی بنانے کیلئے متی ۲۷ باب ۳۵
میں اس فقرہ کیطرف اس طرح اشارہ کیا گیا ہے۔ تاکہ جو متی نے کہا تھا پورا ہو۔ کہ انہوں نے
میرے کپڑے آپس میں بانٹے۔ اور میرے کرتے پر چٹھی ڈالی۔ یہاں بانٹیں گے کی
بجائے بانٹے لکھ دیا گیا۔ لباس کی بجائے کرتہ۔ اور حضرت مسیحؑ کی بشارت بنا لی
گئی۔ حالانکہ حضرت مسیحؑ کی نسبت زبور میں اشارہ تک نہیں تھا۔ صرف حضرت
داؤدؑ اپنی حالت کا بیان کرتے ہیں ؂

اصل یہ ہے کہ یہ کارروائی حضرت متی کی بھی نہیں۔ بلکہ کسی دیندار صاحب
نے بے سمجھی سے یہ الفاظ ملحق کرکے حضرت مسیح کی بشارات قرار دینی چاہی۔ لیکن
جعل کب تک چھپا رہ سکتا ہے۔ آخر گریسباخ نے ...... اقرار کر دیا آیت الحاقی
ہے۔ چنانچہ ہارن صاحب اپنی تفسیر کی دوسری جلد صفحہ ۲۰۳ میں تصدیق کرتے

(یوحنا ۹ باب ۳۵) تو انجیل یوحنا میں ان باتوں کا ذکر تک نہیں۔ پس متی و مرقس نے یہ سب واقعات کہاں سے دیکھے لئے۔ اصل یہ ہے کہ یہ سب واقعات یا لوگوں کی بناوٹ اور وہید اور لوگوں کی ملاوٹ ہے۔ و بس

عیسائیوں کے مذہب کا سارا دار و مدار حضرت مسیح ؑ کے مصلوب ہونے پر ہے۔ وہ دنیا میں اس طرح بےباکی اور لاپروائی کے ساتھ زندگی صرف اسی بنا پر بسر کر رہے ہیں کہ ان کے اعتقاد کے موجب۔ ان کے سب گناہوں کے عوض حضرت مسیح ؑ مصلوب ہو گئے لیکن جو منصف مزاج لوگ ہمارے مذکورہ بالا بیانات کو پڑھیں گے۔ اور انجیل میں اختلاف و الحاق کا حال معلوم کریں گے۔ وہ یقین کر لیں گے۔ کہ حضرت مسیح ؑ کا صلیب پانا۔ سب عیسائیوں کا جعل بلکہ فریب کا جال ہے۔ جو رفتہ رفتہ انہوں نے پھیلایا۔ جب اس مقدمہ (صلیب) کے لئے پانچ سو جھوٹ تو اہ ٹھیراے گئے شمعون قرینی کے سر پر صلیب کے اٹھائے جانے کے عوض حضرت مسیح کے سر پر اٹھایا جانا بتلایا گیا ہے۔ کئی پیشین گویاں کتب عہد عتیق سے اس معاملہ کے لئے جعلی گھڑی گئیں جن کے اندر حضرت مسیح ؑ کے اس معاملہ کی نسبت اشارہ تک نہیں۔ حضرت مسیح کے معاملہ کو حضرت یونس ؑ سے مشابہ کرنے کے واسطے بجائے تین دن اور تین رات کے تین دن بنایا گیا۔ تو اب اس معاملہ کے معتبر ہونے میں کیا شک و شبہ ہے؟

عیسائیوں کی اس کاروائی پر جس طرح انہوں نے اپنی جعلی اور بناوٹی باتوں سے تمام دنیا کو گمراہ کر رکھا ہے۔ اور بطلان کے پھیلانے میں اس طرح سرگرمی دکھا رہے ہیں۔ اہل انصاف جسقدر روئیں اور افسوس کریں بجا ہے۔

کاش کہ یہ لوگ اپنے خود تراشیدہ خیالات سے اہل عالم کو دین حق میں آنے سے روک رہے ہیں۔ اپنے من کی گھڑی ہوئی باتوں سے خدا کے سچے دین سے لوگوں کو بچلانے اور بھکانے کا موجب ہو رہے ہیں۔ یصدون عن سبیل اللہ و یبغونھا عوجا۔ ان کی اس کاروائی پر اہل انصاف کیوں نہ آٹھ آٹھ روئیں حامیان حق کیوں نہ افسوس کریں۔ کاش اگر ان لوگوں نے خدا اور روز جزا کو اپنے دلوں سے فراموش کر دیا۔ جس دن تمام دل کے چھپے ہوئے منصوبے اللہ کے سامنے فاش ہو جائیں گے۔ اور کوئی حیلہ بازی اور جعل سازی کام آئیگی۔ افسوس ان

اور اول قرنتھیوں کے ۱۵ باب ۶ میں پولوس رسول فرماتے ہیں کہ پانسو بھائیوں سے زیادہ تھے جنہیں وہ یکبارہ دکھائی دیا۔ حالانکہ سب شاگرد ایکسو بیس کے قریب تھے (اعمال ۱ باب ۲۵)

اور لوقا نے اعمال ۱۳ باب ۳۱ میں یعنی پولوس مقدس کا قول اور ۱۰ باب ۴۰ و ۴۱ میں پطرس کا قول لکھا ہے۔ کہ مسیح کو خدا نے تیسرے دن اٹھایا۔ اور اُسے ظاہر ہونے دیا۔ ساری قوم پر نہیں۔ بلکہ اُن گواہوں پر جو آگے سے خدا کے چنے ہوئے تھے۔ یعنی ہم پر جنہوں نے اُس کے مردوں میں سے جی اٹھنے کے بعد اُس کے ساتھ کھایا اور پیا۔ انتہے ٭

اب دیکھئے کہ یہ ساری تبدیلی بلا پس و پیش سوچنے کے کسی دیندار مسیحی نے صرف اس وجہ سے کی ہے۔ کہ مسیح کی زندہ اٹھنے پر گواہوں کی کثرت ہو جائے۔ اور لوگوں کو اُسکے دوبارہ زندہ ہونے پر یقین ہو جائے۔ حالانکہ اس اختلاف فاحش کیطرف خیال کریں تو [illegible] کا صحیح [illegible] انصاف کے نزدیک اسی دیانتداری کی وجہ سے انجیل مشکوک اور ناقابل اعتبار ہے۔

(۶) انجیل متی ۱۲ باب ۳۹ میں لکھا ہے۔ کہ اس زمانہ کے بد اور حرامکار لوگ نشان ڈھونڈتے ہیں۔ پر یونس نبی کے نشان کے سوا انہیں کوئی دکھایا نہ جائیگا ٭

لیکن جب انجیل کو کھول کر دیکھتے ہیں۔ تو مسیح کی مصلوبی کے بعد کئی اس سے بڑے بڑے نشان نظر آتے ہیں۔ یعنی یہ کہ مسیح کی مصلوبی کے وقت زمین کانپی پتھر تڑک گئے اور قبریں کھل گئیں۔ اور بہت لاشیں پاک لوگوں کی اٹھ کر باہر نکل آئیں۔ اور پاک شہر (بیت المقدس) میں بہتوں کو نظر آئیں۔ (متی ۲۷ باب ۵۱ و ۵۳) اور چھٹویں گھنٹے سے نویں گھنٹے تک ساری زمین پر اندھیرا رہا اور سورج تاریک ہو گیا۔ اور ہیکل کا پردہ بیچ میں سے پھٹ گیا۔ (لوقا ۲۳ باب ۴۴ و ۴۵) پس اگر یہ سب واقعات حقیقت میں وقوع میں آئے ہوتے۔ تو حضرت مسیح خود ان واقعات کا یہودیوں کو وعدہ کرتے۔ جب کہ انہوں نے بار بار حضرت مسیح سے معجزہ طلب کیا۔ اور حضرت مسیح نے انکار کر دیا۔ (متی ۱۲ باب ۳۹ و ۱۶ باب ۱ [illegible] ۲۳ لوقا ۲۳ باب ۸-۹) اور شاگرد تو پہلے ہی سے بھاگ گئے تھے [illegible] اگر انجیل یوحنا کے بموجب یوحنا اُس وقت موجود تھا

# (نمونہ ۶)

# بشارات مسیح میں عیسائیوں کی دینداری

بائیبل نسخہ عربیہ مطبوعہ کلکتہ سنہ ۱۸۱۱ء ہوشیع ۱۱ باب ۱ میں ہے۔ ان اسرائیل منہ کان طفلاً انا احببتہ ومن مصر دعوت اولادہٗ جب اسرائیل لڑکا تھا۔ میں نے اُسے عزیز رکھا۔ اور مصر سے اسکی اولاد کو بلا لیا۔ لیکن حال کی بائبل میں **من مصر دعوت ابنی** کردیا گیا ہے۔ مصر میں سے مَیں نے اپنے بیٹے کو بلایا اور ایسا ہی اردو بائبل مطبوعہ امریکن مشن پریس لدھیانہ سنہ ۱۸۸۳ء میں ہے۔ جب اسرائیل لڑکا تھا مَیں نے اسکو عزیز رکھا۔ اور اپنے بیٹے کو مصر سے بلایا۔ انتہیٰ*

یہ تبدیلی صرف اس غرض سے کی گئی۔ کہ تا انجیل متی ۲ باب ۱۴-۱۵ سے تطبیق ہو جائے۔ جہاں لکھا ہے۔ کہ فرشتہ کی ہدایت کے بموجب یوسف ۲ رات ہی کو لڑکے (عیسیٰ) اور اُس کی ما (مریم) کو ساتھ لے کے مصر کو روانہ ہوا۔ اور ہیرودیس کے مرنے تک وہاں رہا۔ کہ جو خداوند نے نبی (ہوشیع) کی معرفت کہا تھا پورا ہو۔ کہ میں نے اپنے بیٹے کو مصر سے بلایا*

حالانکہ حضرت مسیح کی اِس حالت کو ہوشیع نبی کے مضمون سے کچھ تعلق نہیں ہوشیع نبی صرف اُس احسان الٰہی کا مذکور کرتے ہیں۔ جو بنی اسرائیل پر فرعون والوں کے ہاتھ سے نجات پانے اور نکال دینے کی وجہ سے ہوا حضرت مسیح کیطرف اشارہ تک نہیں۔ لیکن متی حواری نے صرف خوش فہمی کی وجہ سے حضرت ہوشیع کے مضمون کو ادھر کھینچ لیا۔ اور حضرت مسیح کی بشارت قرار دی۔ اور دیندار مسیحوں نے تعریف کو کام میں لاکر پوری تطبیق کردی۔ یعنی اولاد کی جگہ ابن اور ضمیر غائب کی بجگہ ضمیر متکلم بنادی

اگر اس آیت کی طرف حضرت مسیح کے لئے اشارہ کرنے کا کوئی مقام تھا۔ تو وہ متی ۲ باب ۲۰ سے آگے تھا۔ جب کہ حضرت مسیح مصر سے نکل کر جلیل کو روانہ ہوئے۔ تا پیابت

لوگوں کی آنکھوں پر کیوں پٹیاں بندھ گئیں۔ اور یہ لوگ دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے اور سنتے ہوئے نہیں سنتے۔ اور نہیں سمجھتے۔ (متی ۱۳ باب ۱۳) اُن کے حق میں یسعیا نبی کی نبوت سچ ہوئی کہ تم کانوں سے تو سنوگے مگر کچھ نہ سمجھوگے نہیں۔ اور آنکھوں سے تو دیکھوگے پر دریافت نکروگے (متی ۱۳ باب ۱۴) لہم قلوب لا یفقہون بہا ولہم اعین لا یبصرون بہا ولہم آذان لا یسمعون بہا اولئک کالانعام بل ہم اضل اولئک ہم الغافلون ؛

عیسائیوں کے عقیدۂ تثلیث۔ مسیح ؑ کی الوہیت۔ معاملہ صلیب میں (جو ان کے مذہب کے اصل اصول اور مدار نجات ہیں) تغییر و تبدیل و الحاق و اختلاق کا حال تو معلوم ہو چکا۔ جس سے کوئی دیندار خداترس آدمی ان عقائد کے جعلی اور مشکوک ہونے میں ہرگز تامل نہیں کر سکتا ؛ اب ہم کسی قدر بشارات مسیحی کی نسبت بھی (جو توریت میں ہیں) گفتگو کرتے ہیں۔ تاکہ معلوم ہو جائے۔ کہ حضرات حوارین نے جسقدر بشارات عہد عتیق سے حضرت مسیح ؑ پر جمائے ہیں۔ وہ صاف اُن کی خوش فہمی پر دال ہیں۔ کوئی بشارت حضرت مسیح ؑ پر نہیں جمتی۔ البتہ دینداران مسیحی تبدیل و تحریف کو کام میں لاکر وہ بشارات حضرت مسیح پر جماتے جاتے ہیں۔ اور جو کام حواریوں سے نہیں ہوا یہ کر کے دکھاتے جاتے ہیں۔

فاعتبروا یا اولی الالباب

کہ کسی نبی کی اتنی بشارات نہیں دی گئیں۔ تمام پیغمبر آنحضرت کی آمد کا مژدہ سُناتے رہے۔ اور آپ کی نبوت کا گیت گاتے رہے۔ حضرت کے بعثت سے پیشتر آپ کا نام مقام جائے ہجرت۔ حلیہ وغیرہ سب کچھ اُن کو معلوم تھا جس کا اب تک بھی بائیبل میں بہت کچھ پتہ ملتا ہے۔ علماء اہل کتاب نے اس بارہ میں بھی اپنی قدیم دینداری کو کام میں لا کر آنحضرت کی بشارات کو یا تو جہاں تک ہوسکا نکال ڈالا۔ یا تبدیل کر دیا۔ اور جو باقی مقامات ہیں تبدیل کرتے چلے جاتے ہیں۔ میں اس امر کے ثبوت میں بھی بطور نمونہ ایک دو مثالیں یہاں بیان کرتا ہوں۔

(۱) انجیل کے عربی ترجمہ میں جسے کلیسائے روم نے ۱۶۷۱ء میں چھپوایا انجیل۔ یوحنا ۱۴ باب ۱۶ میں یہ آیت لکھی ہے۔ و انا اطلب من الاب فیعطیکم فارقلیطا

لہ تمام دنیا جانتی ہے۔ کہ یہ بشارت جناب سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں۔ اسی وجہ سے آنحضرت کو مُبشر بنام کا لقب حاصل ہے۔ ... کی بشارات تمام پیغمبروں نے دی ہیں بخلاف اور نبیوں کی آمد کی بشارات کے کہ صرف اشارات ہیں۔ جو علماء نصاریٰ ... گئے ہیں کہ فارقلیط (یا پارا قلیت) کے معنے احمد ہیں۔ لیکن اب تعصب کے مارے پارا قلیت (تسلی دینے والا) بتاتے ہیں۔ اگر پارا قلیت ہوتا۔ تو اُس کا معرب فارا قلیطا ہوتا فارقلیط پرانی انجیل میں پایا جاتا ہے۔ جو کسی بے تعصب عیسائی نے معرب بنایا لیکن تعصب کی ظلمات میں پھنس کر عیسائی امر حق کو چھپاتے ہیں۔ اور آفتاب پر خاک ڈالتے ہیں۔

یہ بشارات بالکل رسول خدا صلعم کی ہیں۔ دیکھو انجیلی بشارت کے آیات اور قرآن شریف کی آیات کیسے متحد المضمون ہیں۔

| انجیل | قرآن |
|---|---|
| جب وہ روح حق آوے۔ تو تمہیں ساری سچائی کی راہ بتا دے گی۔ (یوحنا ۱۶ باب ۱۳) | و تمت کلمت ربك صدقا و عدلا۔ اور تیرے رب کی باتیں پوری ہوئیں۔ از روئے راستی اور انصاف کے۔ الیوم اکملت لکم دینکم۔ آج میں نے اپنا دین تم پر کامل کیا۔ |
| اسلئے کہ وہ اپنی نہ کہے گی لیکن جو کچھ سنے گی وہ کہے گی (یوحنا ۱۶ باب ۱۳) | وما ینطق عن الھوٰی۔ ان ھو الا وحی یوحیٰ وہ نہیں بولتا۔ اپنی خواہش سے بلکہ وہی جو اسکی طرف خدا کیطرف سے الہام ہوتا ہے |
| اور وہ تمہیں آئندہ کی خبریں دے گی (یوحنا ۱۶ باب ۱۳) | ان الارض یرثھا عبادی الصالحون۔ ارض شام کے وارث تیرے نیک بخت بندے ہونگے۔ (یعنی مسلمان) |
| | وعد اللہ الذین امنوا و عملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم الخ خدا نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور جنہوں نے اچھے کام کئے وعدہ کر لیا ہے۔ کہ ان کو ضرور زمین میں جانشین کریگا۔ اور وہ دین جو اُس کے لئے پسند کیا ہے قائم کر دیگا |

صادق آتی۔ کہ میں نے اپنے بیٹے کو مصر سے بلایا +

لیکن جب کہ حضرت مسیح مصر کے اندر ابھی آئے ہیں تو یہ کہنے کا کوئی موقع نہیں تھا۔ کہ میں نے اپنے بیٹے کو مصر سے بلایا +

ہاں یہ ٹھیک ہے۔ اگر یوں کہا جاتا کہ میں نے اپنے بیٹے کو مصر میں بھیجا۔

سوائے اسکے ہوشیع ۱۱ باب ۲ میں ہے۔ کہ بنی اسرائیل سے خدا نے یہ احسان کئے۔ لیکن انہوں نے بعلیم کے آگے قربانیاں گذاریں۔ اور تراشی ہوئی مورتوں کے آگے لوبان جلایا۔ پس اگر حضرت مسیح کی یہ بشارت ہے۔ تو حضرت مسیح مصر سے نکل کر معاذ اللہ کب بت پرست ہو گئے تھے ؟

بس یہیں سے حضرت متی اور باقی حواریوں کی فہم و فراست و عقل و کیاست کا کافی امتحان ہو سکتا ہے۔ کہ وہ ہر گز کسی بشارت کو سوچ سمجھ کر درج نہیں کرتے تھے۔ بلکہ بے سمجھی سے اوٹ پٹانگ جدھر چاہا۔ اشارہ کر دیا۔ اور جس کو چاہا بشارت بنا لیا۔

ذرا عیسائی لوگ مہربانی سے بتائیں تو سہی۔ کہ انجیل متی ۱ باب ۲۲ میں جو لکھا ہے۔ کہ یہ سب کچھ ہوا تاکہ جو خداوند نے نبی کی معرفت کہا تھا۔ پورا ہو۔ کہ دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی۔ اور بیٹا جنیں گی۔ اور اسکا نام عمانوئیل رکھیں گے۔ اسنے حضرت مسیح کا نام عمانوئیل کب رکھا گیا ہے۔ بلکہ اسکے برخلاف حضرت مسیح کا نام فرشتہ کے القا سے یسوع رکھا گیا۔ (متی ۱ باب ۲۵) پھر انجیل متی ۲ باب ۲۳ میں جو لکھا ہے۔ کہ وہ شہر ناصرت میں جا کر رہا۔ کہ وہ جو نبیوں نے کہا تھا۔ پورا ہوا۔ کہ وہ ناصری کہلائے گا۔ کس نبی نے حضرت مسیح کے ناصری ہونے کا ذکر کیا ہے۔ اور عہد عتیق کی کتابوں میں سے کس کتاب میں یہ ذکر لکھا ہے ؟

## (نمونہ ۹)

## نبی آخر الزمان صلعم کی بشارات میں عیسائیوں کی دیانت

جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بشارات تورات و انجیل میں اسقدر تھیں۔

ہیں۔ مگر لفظ کے اس طرح بدل ڈالنے سے ایک شخص اپنی بابت پیشین گوئیاں
کتب مقدسہ میں پا سکتا ہے انتہے ۔

مگر جب کہ انجیل کے قدیم نسخوں کی بابت ثابت ہے۔ کہ اتنے بہتیری نوشتوں میں
جو الگ الگ زبانوں کے اور الگ الگ ملکوں میں قلمبند ہوئے۔ نویسندوں کی
غفلت سے چھوٹی چھوٹی باتوں میں بہتیرے متفرقات (اختلافات) نظر آتے ہیں
لفظوں اور نشانوں کا فرق ہے۔ حرفوں کا فرق ہے۔ لفظوں کے ہجوں کا فرق ہے۔ اور
بعضے متفرق الفاظ بھی ملتے ہیں۔ علاوہ اس کے تھوڑے نوشتوں میں دو ایک
مقاموں میں ایسا مضمون بھی مندرج ہے۔ جو اکثر نوشتوں میں پایا نہیں جاتا۔ اس
سبب سے یہ مضمون مشکوک یا زائد سمجھا جاتا ہے۔ (از طلوع آفتاب صداقت مطبوعہ مرزاپور
۱۸۰۶ء صفحہ ۲۴۳) ۔

اور جب کہ یہ بات سچ ہے۔ کہ ویریوس رائیٹینگ (اغلاط کاتبان) بہت ہیں اور کہ
ہر حال میں تمام یقین سے نہیں کہہ سکتے کہ صحیح کون سا ہے۔ انتہے (از اختتام دینی
مباحثہ پادری فانڈر صاحب صفحہ ۱۳۰) تو یقیناً اصل میں۔ لفظ پیرو قلیتس ہی ہو گا جسکی
جگہ کسی دیندار نے پیرے قلوتس کر دیا۔ جس کے اندر صرف ذرا سے اعراب کا تفاوت
ہے۔ اور خود قدیم عیسائی علما نے بھی اسے پاراقلیت سمجھ کر عربی انجیل میں اسکا معرب
فارقلیط لکھا ہے۔ اور سر ولیم میور صاحب اپنی اردو تاریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۷۰ء صفحہ
۲۰۵ میں لکھتے ہیں۔ کہ اس نے (مونٹانس نے) آپ کو فارقلیط قرار دیا۔ جس کے ظہور
کا انتظار زمین پر مسیح کی دوسری بار آنے سے پیشتر الہام ربانی کے تکملہ کیلئے بہتیرے
دیندار کر رہے تھے۔ انتہے

یہاں سے ثابت ہے۔ کہ اصل لفظ فارقلیط (پاراکلیت) ہی ہے۔ نہ پاراقلت
جس کا انتظار قدیم عیسائی مدتوں تک کرتے رہے یہانتک کہ جب مونٹانس نے
۱۷۰ء میں یہ دعوے کیا۔ تو بہتیرے عیسائی دیندار اس کے پیرو بھی ہو گئے۔ ورنہ اگر
یہ لفظ پاراقلت ہوتا۔ اور تسلی دینے والے سے روح القدس مراد ہوتی۔ تو کبھی عیسائی
لوگ اس کے نزول کے بعد اس وعدہ کا الہام ربانی کے تکملہ کے لئے انتظار نہ کرتے
جب کہ وہ وعدہ معہود مسیح کے جی اٹھنے کے پچاسویں دن بعد پیشتر پورا ہو چکا تھا۔ اور انجیل یوحنا جو حضرت

لیکٹ معلم اسے لے الابد پھر دوسری جگہ لکھا ہے۔ لکنی اقول لکم انه خیر لکم ان انطلق لانی ان لم انطلق لا یاتیکم الفارقلیط الخ (لوقا ۱۶ باب ۸) پھر آیت ۹ میں ہے۔ فاذا جاء فارقلیط الخ۔ اسی طرح ترجمہ عربی مطبوعہ لنڈن ۱۸۵۵ء میں بھی بالکل یہی الفاظ ہیں +

لیکن حال کی انجیلوں کو ملاحظہ کیجئے۔ کہ کسی میں لفظ شافع کسی میں وکیل کسی میں تسلی دینے والا کر دیا گیا۔ اور عربی چھاپہ بیروت ۱۸۶۴ء میں بجائے فارقلیط کے معزی لکھ دیا گیا ہے۔ تاکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بشارات ثابت نہ ہونے پائے +

یہ ہے۔ عیسائی لوگوں کی دیانت اور امانت۔ جو خوف خدا کو بالکل بالائے طاق رکھ کر یحرفون الکلم عن مواضعه ثم یقولون هذا من عند الله کے مصداق بن رہے ہیں۔ ورنہ اگر اس آیت میں اصل یونانی لفظ کا معرب فارقلیط ہی رہتا تو یہ بالکل احمد کا ترجمہ ہے۔ جس کی طرف قرآن شریف کی سورہ صف (ومبشرا برسول یاتی بعدی اسمه احمد) میں اشارہ کیا گیا ہے۔ اور گویا رسول صلعم کا صریح نام انجیل میں موجود تھا۔ لیکن کسی دیندار صاحب نے یہ لفظ بالکل بدل دیا +

خطوط بنام جوانان ہند مطبوعہ لدھیانہ مشن پریس ۱۸۷۸ء کے صفحہ ۲۷۲ میں لکھا ہے۔ کہ ایک آیت ہے یعنی یوحنا کی انجیل ۱۶ باب ۷ آیت جس میں مسیح نے اپنے شاگردوں سے وعدہ کیا۔ کہ پری قلوتس یعنی تسلی دینے والا تمہارے پاس بھیجونگا۔ اگر یہ لفظ پیری قلیتس ہوتا۔ تو اس کے معنے یہ ہوتے کہ مشہور اور لفظ احمد یا محمد کے ایک طور پر یہ معنے

## بقیہ حاشیہ متعلق صفحہ

(وہ میری بزرگی کرے گی)
(یوحنا ۱۶ باب ۱۴)

وجیها فی الدنیا والاخرة ومن المقربین حضرت عیسے دنیا اور آخرت میں معزز آدمی تھے۔ اور خدا کے مقرب +

اسلئے کہ وہ میری خبروں سے پاوے گی اور تمہیں دکھاوے گی +
(یوحنا ۱۶ باب ۱۴)

لکن تصدیق الذی بین یدیه وتفصیل الکتاب
لیکن یہ قرآن شریف اگلی کتابوں کا مصدق ہے۔ اور الکتاب اسکا تفصیل کرنے والا +

(۳) لوقا اور مرقس کی انجیلوں کو عہد جدید میں شامل کئے جاتے ہیں جس سے عام لوگوں کو دھوکھا لگتا ہے۔ گویا یہ بھی رسولوں پر الہام۔ اور الٰہی کلام ہے۔ حالانکہ لوقا اور **مرقس ہرگز حواری اور رسول نہ تھے**۔ پس اُن کے کلام کو انجیل کے اندر شامل کر رکھنا۔ یہ بھی عیسائیوں کی دیانت داری کا ایک بھاری نمونہ ہے۔

(۴) نامہ عبرانیاں کو کہ جسکے کاتب اور مصنف کا تا حال مقام و نام تک معلوم نہیں انجیل میں شامل کر رکھنا۔ یہ بھی عیسائیوں کی ہی دینداری ہے۔

(۵) انجیل لوقا کے شروع میں ہے۔ چونکہ بہتوں نے کمر باندھی کہ اُن کاموں کو جو فی الحقیقت ہمارے درمیان انجام ہوئے۔ اُن کو بیان کریں میں نے بھی مناسب جانا۔ کہ سب کو سرے سے صحیح طرح دریافت کرکے تیرے لئے اے بزرگ توفلس لکھوں انتہےٰ۔

پس اِن بہتوں کی انجیلیں جسکا پہلی آیت میں ذکر ہے مجموعہ انجیل میں کہیں نہیں اگر کوئی کہے۔ کہ وہ الہام سے نہیں لکھی گئی تھی۔ تو لوقا کی انجیل جو حواری بھی نہ تھا۔ اور خود اقرار کرتا ہے۔ کہ اوروں سے دریافت کرکے لکھتا ہوں باوجود غیر الہامی ہونے کے کیوں مجموعہ انجیل میں شامل کی گئی۔

(٦) انجیل متی میں متی کا نام اور انجیل یوحنا میں یوحنا کا نام اس طرح درج ہے جس سے ہرگز معلوم نہیں ہوتا۔ کہ یہ کتابیں انہی صاحبوں کی تصنیف ہوں تاہم یہ لوگ انجیل متی و یوحنا کو متی اور یوحنا کی خیال کرتے ہیں۔

# انجیل کی عام ابتری

پانچوں امور مذکور رد عقیدہ تثلیث مسیح ؑ کی الوہیت۔ مسئلہ صلیب۔ حضرت مسیح ؑ کی بشارات نبی آخر الزمان کی بشارات وغیرہ میں عیسائی دینداروں کی چالاکی کا حال معلوم تو ہو چکا اور ظاہر ہو چکا کہ عقاید اور بشارات علمائے نصاریٰ مشتبہ و مشکوک کر دیئے ہیں جس سے کوئی عقلمند آدمی مذہب مسیحی کے اصول و عقاید کے صحیح اور اصلی ہونیکا یقین نہیں کر سکتا اب ہم طور پر انجیل مقدس کی ابتری اور خرابی و اغلاط واقع ہونے کا حال معتبر علمائے نصاریٰ کے اقوال کے موافق لکھتے ہیں اور مسیحی دینداروں اور مختلف مذہبی فرقوں کی دیانت و امانت کا حال ظاہر کرتے ہیں تاکہ تمام دنیا کو معلوم ہو جائے کہ ایسی کتاب کہ جس میں اختلاف و الحاق تبدیل و تحریف کا خود حامیان مذہب نصاریٰ نے یہاں تک اقرار کر دیا ہے اور لوگوں کے لئے اسپر اعتبار کرنا جایز اور روا ہو سکتا ہے

مسیح کے صعود سے ستر برس کے بعد تصنیف ہوئی ہے۔ اس میں بھی اس وعدہ پورا ہونے کا ضرور آخر میں ذکر ہوتا ۔

پس ان باتوں سے قطعی ثابت ہوگیا۔ کہ یہاں لفظ پاراکلیت (فارقلیط) ہی ہے جس سے حضرت محمدؐ مصطفےٰ مراد ہے۔ اور یہ بات فقط میں نہیں لکھتا ہوں۔ بلکہ گاڈفری ہینگس صاحب اپنی کتاب وضہ ۷ا میں یا قرار کرتے ہیں۔ چنانچہ قولہ اس کی بابت میں خاص نہایت مشہور پادری پارکہرسٹ صاحب کا حوالہ رکھتا ہوں۔ کہ اس سے مراد محمدؐ ہیں۔ نہ عیسے یا روح القدس۔ اور یہ مراد اس سبب سے ظاہر ہے۔ کہ پیشین گوئی میں محمدؐ کا نام موجود ہے۔ اس مقام پر دھوکے نہیں کر سکتے۔ کہ مسلمانوں نے تحریف کی ہوگی انتہیٰ

(۲) بائبل عربی ۱۸۱۱ء مطبوعہ کلکتہ یسعیاہ ۲۱ باب ۱۳ من جہۃ البتوفی العرب فی بنی قیدار نبوت عرب اور بنی قیدار میں ہوگی۔ لیکن بائبل مطبوعہ بیروت ۱۸۸۴ء میں بنی قیدار کا لفظ اُڑا دیا گیا۔ اور لکھدیا گیا۔ اوحے من جہت بلاد العرب تاکہ رسول خدا صلعم کی بشارت ثابت نہو۔ حالانکہ قیدار حضرت اسمٰعیل کے بیٹے کا نام ہے جسکی نسل سے آنحضرت پیدا ہوئے یہ قطعی بشارت ہے۔ رسول خدا صلعم کے وجود سے آباد جود کی ۔

# عیسائیوں کی عام دینداری کا نمونہ

(۱) کلسیوں ۴ باب ۱۶ میں ہے کہ جب یہ خط تم میں پڑھا جاوے۔ تو ایسا کرو کہ لادوقیہ کی کلسیا میں بھی پڑھا جاوے۔ اور لادوقیوں **کا خط تم بھی پڑھو** (انتہیٰ) اب خدا جانے یہ لادوقیوں کا خط کیسا ضروری تھا۔ اور اُس میں کیا کیا خاص ہدایتیں تھیں جسکے پڑھنے کیلیئے پولوس مقدس نے ہدایت کی۔ مگر **مسیحی دینداروں نے اُسے انجیل سے خورد برد کر دیا** جسکا دنیا میں کہیں پتہ نہیں لگتا ۔

(۲) اول قرنتیوں کے ۵ باب ۹ میں پولوس مقدس فرماتے ہیں۔ کہ میں نے یہ خط تم کو لکھا۔ کہ تم حرامکاروں میں مت ملے رہو۔ انتہیٰ۔ اب یہ خط بھی انجیل سے غائب کیا گیا۔ جس میں ایسا بیان ہے۔ تاکہ حرامکاری سے کنارہ نہ کرنا پڑے۔ کیونکہ گناہوں کے عوض مسیح ؑ جو کفارہ ہو چکے۔ اب بُرے کاموں اور حرامکاری سے کنارہ کرنے کے کیا معنے؟

باب ۱۴ آئیت سے متی میں داخل ہوئے ہیں۔ اور بعض آیات اور الفاظ مقدم و موخر بھی ہوئے ہیں۔ مثلاً رومیوں کے ۸ باب پہلی آئیت کے یہ الفاظ کہ جسم کے طور پر نہیں۔ بلکہ روح کے طور پر چلنے۔ اسی باب کی چوتھی آئیت سے مقدم ہوئے ہیں۔ اور پھر پہلے قرنتیوں کا ۱۰ باب ۲۸ آئیت میں یہ جملہ کہ زمین اور اس کی معموری خداوند کی ہے۔ اسی باب کی ۲۶ آئیت سے متاخر اور مکرر ہوا ہے۔ اور رومیوں کے ۱۶ باب کی ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ آئیتوں کے حق میں گریسباخ کہتا ہے۔ کہ پندرہ باب کے شروع میں تھیں۔ اور متاخر ہو کر سولھویں میں داخل ہوئیں۔ مگر شولز کہتا ہے۔ کہ انکا اصل موقعہ اس ۱۶ باب کے آخر میں ہے۔ اسکے سوا اور بھی الفاظ اور جملے ہیں جنپر تبدیل یا الحاق کا شبہ آتا ہے۔ انتہے + پھر پادری فانڈر صاحب اختتام دینی مباحثہ صفحہ ۱۳۰ میں فرماتے ہیں۔ کہ یہ بات سچ ہے۔ کہ ویریوس ریڈنگ (سہو کاتبان بہت ہیں۔ اور ہر حال میں تمام یقین سے نہیں کہہ سکتے۔ کہ صحیح کون ہے۔ انتہے پھر پادری فانڈر صاحب اُسی کتاب کے صفحہ ۸۳ میں فرماتے ہیں۔ کہ میل صاحب نے ۳۰ ہزار اختلاف گن لئے۔ اور گریسباخ نے ایک لاکھ پچاس ہزار حساب کئے۔ انتہے + اور سائی کلوپیڈ یا برٹینکا کی جلد ۱۹ بیان اسکرپچر میں لکھا ہے۔ وسٹٹن نے ایسی غلطیاں دس لاکھ سے زیادہ گن کی ہیں +

طلوع آفتاب صداقت مطبوعہ مرزاپور ۱۸۶۰ء کہ اب کسی نسخہ میں مصنف کی سب عبارت نہیں۔ بلکہ سب جہان کے نسخوں میں پھیل رہی ہے +

## اوائل مذہب عیسوی میں جعلی انجیلوں کی تالیف

پھر سب سے بڑھ کر ان اناجیل کے جعلی اور بے اعتبار ہونے کا یقین اس بات سے ہوتا ہے۔ کہ اوائل مذہب مسیحی میں بیسیوں اناجیل جعلی بنائی گئیں۔ اور شروع مذہب عیسوی ہی سے جعل کی کمال گرم بازاری رہی۔ دیندار صاحب آپ کتابیں گھڑ گھڑ کر اعتبار کے لئے حواریوں کیطرف منسوب کر دیتے رہے۔ جو حواریوں کے نام پر رائج ہوتی رہیں۔ چنانچہ عیسائیوں کے اقرار کے بموجب ہی ان جعلی اناجیل

(۱) **ہارن صاحب مفسّر** اپنی تفسیر کی جلد دوم میں لکھتے ہیں۔ کہ عبری نسخوں میں اختلاف عبارت کا **بڑا سبب یہ ہے**۔ کہ سطروں کا اندازہ برابر رکھنے کے لئے سطروں کے اخیر میں زیادہ لفظ بڑھا دیئے جاتے ہیں۔ پھر ایک سبب اختلاف عبارت کا ایسی خرابیاں یا تبدیلیاں ہیں جو کسی فریق کی مطلب برائی کیلئے دانستہ کی گئی۔ خواہ وہ فریق درست مذہب رکھتا ہو یا بدعتی۔

**یہ بات تحقیق ہے۔ کہ ان لوگوں نے بھی جو دیندار کہلاتے ہیں قصداً بعض خرابیاں کیں**۔ جو خرابیاں یا تبدیلیاں اس دور اندیشی سے کی گئی تھیں۔ کہ جو مسئلہ تسلیم کیا گیا ہے اس کی تائید ہو۔ یا جو اعتراض اس مسئلہ پر ہوتا ہو۔ وہ نہ ہو سکے انتہے۔

**پھر ہارن صاحب** اسی صفحہ میں عہد جدید کے الحاقات بیان کرنے کے بعد یہ لکھتے ہیں۔ کہ ایسی ہی بہت سے الحاق حواریوں کے اعمال میں ہوئے ہیں جو صحیح کرنے کے خیال سے وقوع میں آئے۔

**پھر ہارن صاحب نے انٹروڈکشن اور علوم بیل کے مطبوعہ لنڈن ۱۸۲۵ء جلد ۲ صفحہ ۳۲۳ میں لکھا ہے**۔

**مرقس** ۱۳ باب ۳۲ میں ہے۔ بعض الفاظ نکال دیئے گئے کیونکہ وہ امرین کے مذہب کی تائید کرتے تھے۔

**لوقا ۱ باب ۳۵ میں** کچھ لفظ بڑھا دیئے گئے۔ واسطے رد کرنے مذہب یوتی شتر کے **لوقا** ۲۲ باب ۴۳ (اور آسمان سے ایک فرشتہ اسے دکھلائی دیا۔ جو اسے قوت دیتا تھا۔) تاکہ مسیح کی الوہیت میں شبہ نہ رہے۔ متی ۱ باب ۱۸ میں سے لفظ ہم بستر ہوں اور ۱ باب ۲۵ میں سکا پلوٹھا نکال ڈالا ہے۔ تاکہ حضرت مریم کے کنواری رہنے پر شبہ نہ رہے۔ **پادری فانڈر صاحب** تحریفات انجیل کے گننے کے بعد اپنے اختتام دینی مباحثہ مطبوعہ اکبرآباد میں فرماتے ہیں۔

کہ ان الفاظ اور آیات مذکورہ کے سوائے بعض اور آیات نادر جا ہیں جو بعض محقق کے قول کے مطابق الحاقی ہیں۔ مثلاً یوحنا کا باب ۱ سے ۱۱ تک پھر یوحنا کا ۵ باب ۴ آیت متی کا ۶ باب ۱۳ آیت کے ان الفاظ پر کہ بادشاہت اور قدرت اور جلال تیرا ہمیشہ ہو الحاق کا گمان ہے۔ پھر متی کے ۲۰ باب ۲۵ میں یہ الفاظ کہ نبی کی معرفت جو کہا گیا پورا ہو وے۔ الی آخر آیت۔ یوحنا کے ۱۹

# جعلی انجیلوں کی تالیف کا اصول

## عیسائی دینداروں کے نزدیک سچ کی تائید جھوٹ سے جائز ہے

جعلی انجیلیں اپنے مسلمہ عقائد و مقاصد کے موافق بنا لینا یہ امر عیسائیوں میں فلسفہ افلاطون کی بدولت رائج ہوا تھا۔ جس کا یہ اصول تھا کہ سچ کی تائید جھوٹ سے جائز بلکہ مستحسن امر ہے چنانچہ انریبل ولیم میور صاحب اپنی اردو تواریخ کلیسا مطبوعہ ۱۸۷۶ء کے صفحہ ۴۸ اور ۸۰ میں لکھتے ہیں۔ کہ قدیم فلسفیوں کے درمیان یہ رسم ایک عرصہ سے جاری تھی کہ اپنی تصنیف کسی دوسرے ایسے شخص کے نام سے مشہور کر دیں۔ جس کو سب مانتے ہوں۔ تا کہ لوگ اُن کے مضامین کو دل دے کر پڑھیں۔ لیکن جب اُس نے دین عیسوی میں راہ پائی بجز اسکے اور کیا نتیجہ نکل سکتا تھا۔ کہ عموماً بدگمانی اور تکرار پیدا ہوا اس کی اسوقت کی صفائی میں داغ لگے۔ اور آئندہ کے لیے بڑی بڑی خرابیوں کا سامان پیدا ہوا یہی ان جعلی انجیلوں کی اعمالونکی اور مکاشفاتوں کی جڑ ہوئی۔ جو لوگوں نے کسی نہ کسی حواری کے نام سے مشہور کر دی ہیں۔ جو کتابیں کہ بہت دنوں کے بعد لکھی گئیں۔ لوگوں نے حواریوں کی تصنیف بتلا دیں۔

اس طرح کے دغا و فریب اکثر کسی نئے مسئلہ کو قدیم ثابت کرنیکے لئے خواہ تادیب میں کوئی تازہ بات ایجاد کرنے کے لیے خواہ کسی دست درازی کا اختیار حاصل کرنے کے لئے کار میں آتی تھی۔ اور اس مکروہ مگر تمام پسند قاعدہ کو کہ سچ کی تائید جھوٹ سے ہو سکتی ہے ٹھیراتے تھے انتہی۔ چھ سو برس سے زیادہ یہ امر موجب رسوائی کلیسائے روم بنا رہا انتہے۔

اب اس اصول کی بنا پر کون شخص باور کر سکتا ہے کہ قطع نظر جعلی انجیلوں کی تالیف کے ہر فرقہ کے لوگوں نے انجیل مروجہ میں دست درازی کرنے سے کہاں تک دریغ کیا ہوگا۔

خدا جانے کس شخص نے اپنے نزدیک کیا امر حق اور صادق سمجھا۔ اور اسی کے مطابق انجیل میں آئتیں گھٹائیں بڑھائیں۔ تغیر و تبدل کیں تثلیث اور صلیب کے ماننے والوں نے اپنے خیال کے مطابق کارروائی کی ہوگی۔ نہ ماننے والوں نے اپنے خیال کے موافق۔ مسیح ؑ کی الوہیت کے قائلوں

جن سے اب تک کئی انجیلیں موجود ہیں۔ پس ہم نہیں جانتے۔ کہ اثبات کی کیا دلیل ہے۔ کہ یہ چار مروجہ انجیلیں ضرور اصلی ہیں۔ اور باقی جعلی۔ ممکن ہے۔ کہ یہ بھی جعلی ہوں کسی اور گمنام شخص نے بناکر حواریوں کے نام کی طرف منسوب کر دی ہوں۔ جو دیندار صاحبوں کی کوشش سے رائج ہو گئی ہوں۔ چنانچہ انجیل یوحنا کی نسبت تو عام مشہور ہے۔ کہ وہ اسکندریہ کے کسی طالب علم کی بنائی ہوئی ہے۔ جو یوحنا حواری کے نام سے منسوب کر دی گئی +

بلکہ اگر سچ پوچھو۔ تو ان اناجیل میں سے انجیل برناباس کے الہامی ہونے پر زیادہ تر گمان ہے جس میں جناب نبی آخرالزمان کی صریح پیشین گوئی اور صلیب کا بطلان درج ہے۔ جو بالکل قرآن شریف کے موافق ہے۔ اور یہ سب انجیلیں بوجہ ایکدوسرے کے نقیض ہونے اور سخت اختلافات اور اغلاط کے جعلی اور بالکل پایہ اعتبار سے گری ہوئی ہیں۔ عیسائیوں کو اقرار ہے۔ کہ چھٹی صدی مسیح تک جعلی کتابوں کے تالیف اور رائج ہونے کا عیسائیوں میں عام دستور رہا۔

چنانچہ ارجن جو ۲۰۳ء میں مدرسہ سکندریہ کا مدرس تھا (طلوع آفتاب صداقت مطبوعہ ۱۸۶۰ء صفحہ ۲۲۳) اور جس نے اپنے دین کی اصلی حقیقت چھوڑ کر کسی قدر تثلیث اور کلمہ کی اصل حسب عقاید افلاطونی مان لی تھی۔ اور جس سے اس کے حریف کو یہ کہنے کا بہانہ ملا۔ کہ دین عیسوی صرف عقاید افلاطونی کی خرابی ہے (اردو تواریخ کلسیا صفحہ ۱۸۶) اسکے وقت میں جعلی کتابیں تصنیف کر کے حواریوں وغیرہ کے نام سے مشہور کرنے کا دستور زیادہ رائج ہوا۔ اور چھ سو برس تک رہا۔ (اردو تواریخ کلسیا مطبوعہ ۱۸۷۵ء صفحہ ۱۸۴ و ۱۸۵ +

پس جس مذہب میں ایسا اندھیر ہو۔ کہ کتابوں کی کتابیں بناکر حواریوں کے نام سے منسوب اور الہامی قرار دی جائیں۔

اس مذہب کی کسی بات کا بھی اہل انصاف کو یقین ہونا محال ہے +

جس میں آپ فرماتے ہیں کہ میرے جھوٹ کے سبب خدا کی سچائی اس کے جلال کے لئے زیادہ تر ظاہر ہوئی۔ تو پھر کیوں گنہگار کیطرح حکم ہوتا ہے۔ اور ہم کیوں برائی نکریں تاکہ بھلائی نکلے۔ چنانچہ یہ تہمت ہم پر کیجاتی۔ اور بعضے بولتے کہ ہم یوں کہتے ہیں۔ افسوس یہ سزا کا حکم حق ہے۔ (رومیوں کا خط ۳ باب ۷-۸)

پھر پلوس صاحب فرماتے ہیں۔ کہ ہر طرح مسیح کی خبر دیجاتی ہے خواہ مکاری سے خواہ سچائی سے اور میں اس میں خوش ہوں فلپیوں کا ۱ باب ۱۸)

پھر پلوس مقدس (نامہ فرسان ۹ باب ۲۰-۲۲) میں فرماتے ہیں کہ میں یہودیوں میں یہودی۔ اور بے شریعت والوں میں بے شریعت والا اور کمزوروں (ضعیف الاعتقادان) میں کمزور (ضعیف الاعتقاد) سب آدمیوں کیواسطے سب کچھ بنا۔ اور اسی اصول پر عیسائی آج تک عمل کئے جاتے ہیں۔ کہ وہ برابر اپنے عقیدہ اور خیال کی تائید کیلئے انجیل کی آیات کو آئے روز تبدیل کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ بائبل انجیلوں میں فارقلیط کی بشارت میں تھا۔ کہ جب وہ روح حق آئیگا۔ یعنی مذکر کا صیغہ تھا۔ چونکہ یہ بشارت رسول کریم کی تھی۔ اسواسطے روح القدس کی بشارت بنانے کیلئے مذکر کا صیغہ بدل کر مونث کر دیا۔ وعلیٰ ہذا اسی اصول پر کام چلا آتا ہے

# اناجیل موجودہ پر بھی عیسائی فرقے متفق نہیں

پھر لطف یہ کہ اس مجموعہ عہد جدید کے الہامی ہونے پر بھی تمام عیسائیوں کو کبھی اتفاق نہیں ہوا۔ کوئی فرقہ کسی کو مانتا ہے۔ کوئی کسیکو رد کرتا ہے۔ کسیکو کسی انجیل میں شبہ کسی کو.... کسی پر یقین ہے کسی نے کسی میں الحاق کر دیا۔ کسی نے کچھ خارج کر دیا۔

چنانچہ ہم مجمل طور پر چند اشخاص اور فرقوں کی آرا و خیالات انجیل کی بابت درج کرتے ہیں جس سے اہل انصاف اندازہ لگالیں گے۔ کہ جب ان اناجیل کو ماننے میں بھی تمام فرقوں کا اس حد تک اختلاف ہے۔ اور گھر ہی میں شروع سے اسقدر پھوٹ پڑ رہی ہے۔ تو دوسرے مذہب کے لوگوں کو اس انجیل کا اعتبار و یقین دلانا عیسائیوں کو کہاں تک جائز و روا ہو سکتا ہے اور اہل انصاف اس انجیل پر کہاں تک اعتبار کر سکتے ہیں

نے اپنے عقیدہ کے موافق۔ اور ماننے والوں نے اپنے خیال کے موافق اور یہی وجہ ہے کہ انجیل
میں عقائد تک میں تعارض اور اختلاف پڑ رہا ہے۔ کہیں تو حضرت مسیح کو خدا قرار دیا گیا ہے۔ اور کہیں
یہ لکھا ہے۔ کہ ان کو قیامت تک کا حال معلوم نہیں تھا۔ و علیٰ ہذا ہر عقیدہ کا یہی حال ہے۔ ایک انتشار
اور تذبذب کی حالت میں پڑا ہے۔

موشم صاحب اپنی تواریخ باب ۳ صفحہ ۷ مطبوعہ ۱۸۶۰ء میں دوسری صدی عیسوی
کا بیان یوں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ افلاطون اور فیثا غورث کے پیروں نے اسبات کو صرف جائز
ہی نہیں کیا۔ بلکہ قابل تحسین اور آفرین کے سمجھتے تھے۔ کہ راستی اور خدا پرستی کی ترقی کیلئے فریب
دیں اور جھوٹ بولیں اس رائے کہ ان یہودیوں نے جو مصر میں رہتے تھے سنہ مسیحی سے پیشتر
جیسا کہ بہت دلیلوں سے معلوم ہوتا ہے۔ ان سے سیکھا تھا۔ اور ان لوگوں سے عیسائیوں میں
یہ برائی ابتداء سے پھیلی تھی۔ اسبات کو کوئی شخص شک نہیں کریگا۔ جب ان کتابوں کو جو بہت
سے جھوٹ سے بھری ہیں۔ اور مشہور آدمیوں کے نام سے بنائی گئی ہیں۔ بغور دیکھیگا۔ اور
سبل کین کے اشعار اور اسی طرح کی بے قدر کتابوں پر توجہ کریگا۔ جو بہت سی دوسری صدی
اور اسکے بعد اگلی صدیوں میں لکھی ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ جو عیسائی اپنے مذہب پر پکے تھے۔ انہوں
نے اس قسم کی جھوٹی کتابیں بنائی تھیں۔ بلکہ غالباً وہ کتابیں بہت سی اگناسٹک کے فرقہ سے نکلی
تھیں تاہم **اسبات سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ جو عیسائی اپنے مذہب**
کے پابند تھے۔ وہ اس خطا سے بالکل آزاد نہ تھے انتہے +

اپنی تفسیر کی دوسری جلد مطبوعہ لندن ۱۸۲۲ء صفحہ ۳۲ میں لکھتے ہیں۔ کہ بلاشبہ بعض خرابیاں
(تحریفیں) جان بوجھ کر ان لوگوں نے کی ہیں جو کہ دیندار مشہور تھے۔ اور اس کے بعد انہیں خرابیوں
کو ترجیح دیجاتی تھی تا کہ اپنے مطلب کو قوت دیں۔ یا اعتراض انپر نہ آنے دے **لب التواریخ**
جلد ۲ مطبوعہ ۱۸۲۹ء صفحہ ۴۷ باب ۶ فصل میں مرقوم ہے۔ کہ **ایسوڈورس** کے مکتوب کا خیال
سولھویں قرن تک مکمل آشکارا ہوا تھا۔ انتہے۔

اور نامہ عبرانیاں کے کاتب (جو عہد جدید میں شامل ہے) اب تک نام وغیرہ
تک معلوم نہیں [illegible] اپنے مقصد کے موافق سمجھکر انجیل کے اندر اسے شامل
کر رکھا ہے۔ جو یقیناً [illegible] +
[illegible] بنا کر گئے ہیں۔ یقیناً **پولوس رسول** کا وہ قول ہوگا

مباحثہ صفحہ ۱۴۳) +

(۹) سریانی فرقہ کے لوگ نامہ دوم پطرس ۔ نامہ دوم سوم یوحنا ۔ نامہ یہودا ۔ نامہ یعقوب ۔ مکاشفات یوحنا کو تسلیم نہیں کرتے تھے ۔ نہ اُن کے ترجمہ میں یہ سب کتابیں تھیں (نیاز نامہ صفدر علی مطبوعہ ۱۸۸۶ء صفحہ ۲۲۱)

(۱۰) باسلیدی فرقہ کے لوگ جو اسلام سے پیشتر تھا ۔ یہ خیال کرتے تھے ۔ کہ مسیح ع آپ مصلوب نہیں ہوا ۔ بلکہ شمعون ایک قرینی اسکے عوض پکڑا گیا ۔ اور وہی مصلوب بھی ہوا (از حاشیہ رومن ترجمہ قرآن مطبوعہ مشن پریس الہ آباد ۱۸۴۴ء صفحہ ۸۴) اسپائن دسیتی ۔ کارپوکراتی اور سرنتھی فرقہ والوں کا بھی اعتقاد تھا ۔ پس انکی انجیل بھی ضرور اس انجیل سے مختلف ہوگی +

(۱۱) کولیرڈین فرقہ عرب میں تھا ۔ اس فرقہ کے لوگ حضرت مریم کو تثلیث میں داخل کرتے تھے اور اُن کیلئے ایک قسم کی روٹی تیار کرتے تھے ۔ پس انکی انجیل بھی مختلف ہوگی +

(۱۲) یونی ٹرین فرقہ جسکی کلیسیا ہندوستان میں بھی ہے ۔ یہ لوگ تثلیث سے انکار کرتے ۔ اور صرف خدا کیطرف الوہیت منسوب کرتے ہیں ۔ (ولیسٹر ڈکشنری صفحہ ۱۲۰۷) باب اول و دوم متی کو الحاقی بتلاتے ہیں +

(۱۳) پلاس ہی کے زمانہ میں لوگ اصلی انجیلوں کو چھوڑ کر مخالف انجیلوں کی کیطرف مائل ہو گئے ۔ (کلیسیوں کے ا باب ۶) سوائے اصلی انجیل کے کئی انجیلوں کا وجود ثابت ہوتا ہے +

(۱۴) گروٹیس لکھتا ہے ۔ کہ ۲۱ باب انجیل یوحنا کا کلیسیا افیس نے پیچھے سے ملا دیا ہے ۔ چنانچہ ہارن صاحب اپنی تفسیر کی جلد ۴ حصہ ۲ باب ۲ فصل ۶ میں متحیر ہو کر لکھتے ہیں (۱۵) قولہ یہ بھی بڑی حیرت کی بات ہے ۔ کہ گروٹیس جیسا نامی محقق یہ خیال کرے ۔ کہ وحی نویس نے اپنی تواریخ ہمارے خداوند مسیح ع کی ۲۰ باب میں ختم کی ۔ اور اکیسواں باب اسکی موت کے بعد کلیسیائے افسیتس نے ملا دیا + انتہے

اب دیکھو اہل اسلام کے ہاں بھی کئی فرقے موجود ہیں لیکن نہ ابتدا میں انکی آسمانی کتاب یعنی قرآن میں اس جعلسازی کا رواج ہوا ۔ اور نہ یہ کہ کئی کتابیں اُن کی آسمانی کتاب (یعنی قرآن کے نام سے بنی ہوں ۔ اور نہ یہ بات ہی ہے ۔ کہ کسی فرقہ نے اسمیں اختلاف کیا ہوا ہو ۔ چنانچہ حضرت نبی آخر الزمان کے وقت سے لیکر اسوقت تک بھی یہی قرآن تمام مختلف فرقوں میں مروج اور جاری رہا ۔ اور گو بعض مردود شیعہ کا یہ قول ہے کہ حضرت عثمان رضہ نے ۱۰ سپارہ قرآن شریف

# عیسائیوں کا عدم اتفاق اناجیل کی نسبت

(۱) فرقہ عیسائی کے دو لوگ گروہوں سائے ملیوس کے اناجیل کو رد کیا۔ اور پلوس کو دانا اور نیک آدمی نہیں جانتے تھے۔ از تفسیر لارڈنر جلد ۲ صفحہ ۲۸۴) +

(۲) فاسٹس صاحب کا عقیدہ تھا کہ عہد جدید کو نہ حضرت عیسےٰ نے نہ انکے حواریوں نے بلکہ ایک مدت کے بعد کسی گمنام شخص نے لکھا ہے۔ اور اعتبار کیواسطے حواریوں اور حواریوں کے شاگردوں کا نام لگا دیا۔ (تفسیر لارڈنر جلد ہشتم)

اور اسکا انکار انجیل متی سے پادری عماد الدین صاحب نے بھی ہدایت المسلمین فرسٹ اڈیشن کے صفحہ ۱۰ میں مان لیا ہے +

(۳) کاجریوں کا فرقہ صرف عبرانی انجیل متی کو مانتا تھا۔ اور وہ اس انجیل مروجہ سے مختلف تھی (موشیم کی تواریخ جلد اول مطبوعہ ۱۵۳۲ء +)

(۴) بلوطیش فرقہ کے لوگ دین عیسوی کے معترف تھے۔ مگر اپنے استاد کے تحریر عقاید بھی کچھ کچھ مانتے تھے + اردو تواریخ کلیسا صفحہ ۱۸) اس فرقہ والے لوگ انجیل کو صرف جھوٹی کہانی جانتے تھے +

(۵) تفسیر لارڈنر مطبوعہ ۱۸۲۷ء جلد ۸ صفحہ ۴۸۶ میں لکھا ہے کہ فرقہ مارسیون انجیل سے یہی کل گیا۔ گیارہ کتابیں مانتا تھا یعنی انجیل لوقا اور لوس نامجات پولوس۔ اور اس میں سے بہت کچھ نکال ڈالا تھا۔ اور بہت سا الحاق کیا۔ انجیل لوقا سے پہلا اور دوسرا باب اور تیسرے باب سے حضرت مسیح کے اصطباغ کا حال اور نسب نامہ۔ باب ۴ سے مسیح کا شیطان سے آزمایا جانا۔ اور عبادت خانہ میں کتاب یسعیاہ سے مسیح کا وعظ۔ وعلےٰ ہذا بہت سے آیات مختلف مقامات سے نکال ڈالی تھیں جنکی فہرست تفسیر مذکور میں ہے)

(۶) فرقہ الوجیین جو دوسری صدی میں تھا۔ انجیل یوحنا۔ اور نامجات یوحنا کا منکر تھا۔ (از تفسیر ہارن صاحب)

(۷) ولن لی تنیس۔ اور سویرینس فرقہ نے کتاب اعمال حواریوں سے جو انجیل میں شامل ہے انکار کیا ہے۔

(۸) مصری فرقہ کی انجیل علیحدہ تھی۔ جو شام و عربستان وغیرہ میں مستعمل تھی۔ (اختتام دینخ

# عیسائیوں کی نئی رائے

## (ایک دین دارانہ اصول)

اس قدر انجیلوں کی ابتری اور خرابی کے یقین و اقرار کے بعد جسکا حال پیچھے بیان ہو چکا ہے۔ عیسائی لوگوں کو اب فکر پڑگئی ہے۔ کہ بس اب انجیل تو ہاتھ سے گئی جسکے اوپر مذہب عیسوی کی بنیاد تھی۔ غیر مذہب کے لوگوں کو اب ہم کیا دکھائیں اور کسطرح انہیں اپنے دام میں پھنسائیں مذہب عیسوی کی بنیاد گری۔

پس اب انہوں نے ایک اور ہی دینداری کا اصول مقرر کر دیا ہے۔ اور کہتے ہیں اگر ہم مان لیں (دل سے مان چکے ہیں) کہ انجیل بالکل بدل گئی تاہم مسیحی مذہب صادق و قائم ہے اسکو جنبش نہیں آسکتی کیونکہ انجیل کے وجود سے وہ مقدم ہے۔

ورنہ ظاہر ہے کہ ہر مذہب کی بنا اس مذہب کی کتاب مقدس پر ہوتی ہے جب کتاب مقدس ہی مشتبہ اور مشکوک ثابت ہوگئی تو خدا ترس لوگ اس مذہب کے اصول و عقائد کو کیسے مان سکتے ہیں۔

یہ بھی عیسائیوں ہی کی دینداری ہے کہ وہ باوجود انجیل کے محرف اور غیر اصلی یقین کرلینے کے پھر مذہب کو اصلی اور سچا باور کرتے ہیں۔

چنانچہ پادری ویری صاحب اخبار نور افشاں لدھیانہ مطبوعہ ۲۔ مارچ ۱۸۷۶ء صفحہ ۶۷ میں فرماتے ہیں کہ فرض کرو کہ اگر کوئی شخص ثابت کردے کہ انجیل بالکل بدل گئی یا وہ کتاب الہام سے نہیں لکھی گئی اور بالکل ماننے کے لائق نہیں ہے تو بھی عیسائی مذہب قائم رہیگا اس بات سے تعجب نہ کرو کیونکہ عیسائی دین کا قیام صرف انجیل پر موقوف نہیں ہے جب ایک چیز ایک چیز سے پیشتر ہے تو پہلی چیز پچھلی چیز کی محتاج نہیں۔ اسی طرح عیسائی دین انجیل سے پیشتر ہے وہ بھی اسکا محتاج نہیں ہے دین عیسوی انجیل کے لکھے جانے سے پیشتر تھا اور اس پر موقوف نہیں اور اگر ہمارے پاس یہ کتاب بھی نہ ہو۔ تو بھی ہمارا دین سچا ہے۔ انتہی۔

## (توریت و انجیل کے الہام کی بابت علماء نصاریٰ کا عقیدہ)

امریکن مشن کے پراٹسٹنٹ پادری صاحبوں کا توریت و انجیل کے الہام کی بابت جو عقیدہ ہے۔ کہ جسے انہوں نے چھپوا کر تمام ہندوستان میں مشتہر کیا۔ بعینہ درج ذیل ہے۔ ہوا

سے نکالدیئے لیکن نہ تو کسی شیعہ نے اس قرآن کے اندر وہ دس سیپارے کہیں سے پیدا کرکے کبھی شامل کئے۔ اور نہ کہیں اُن سیپاروں کا وجود پایا گیا۔ صرف زبانی ڈھکوسلا ہے وبس جسکو انہیں کے محققین مذہب نے بڑے زور شور کے ساتھ رد کردیا ہے۔ اور اُن کے قول کو باطل مردود اور واہی قرار دیا۔ جیساکہ ہم مقدمہ وفضائل اسلام میں بخوبی ثابت کرچکے ہیں۔ اور علماء نصاریٰ کو خود اقرار ہے۔ کہ قرآن شریف کی صحت اور حفاظت اسدرجہ پر ہوئی ہے۔ کہ تمام دنیا میں کوئی کتاب اسکا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ چنانچہ اڈورڈ گبن صاحب مورخ رومی اپنی کتاب کی جلد ۶ باب ۵۰ میں لکھتے ہیں۔ کہ قرآن کی بہت سی نقلوں سے وہی اعجاز کا سا خاصہ اور عدم قابلیت تحریف کا متن ثابت ہوتا ہے۔ انتہی۔

آنریبل ولیم میور صاحب اپنی کتاب لائف آف محامٹ کی جلد ۱ صفحہ ۲ میں لکھتے ہیں کہ نہایت قوی گمان پر ہم اقرار کرتے ہیں کہ ہر ایک فقرہ قرآن کا صحیح اور بلا تبدل محمدؐ ہی کا کہا ہوا ہے اور اُس کے نتیجہ میں جیساکہ وان ہیمر نے کہا ہے ہم کہتے ہیں کہ قرآن کو بالیقین ایسا ہی محمدؐ کا کلام سمجھتے ہیں جیساکہ مسلمان اُسکو کلام الٰہی سمجھتے ہیں۔

پھر آنریبل ولیم میور صاحب اپنی اسی کتاب کی جلد اول صفحہ ۱۴ و ۱۵ میں فرماتے ہیں کہ عثمان کا نسخہ ہم تک بلا تحریف چلا آیا ہے درحقیقت اسی احتیاط سے اسکی حفاظت ہوئی ہے۔ کہ قرآن کے بیشمار نسخوں میں جو اسلام کی کثیر الوسعت ملک میں ہیں بڑے اختلاف نہیں ہیں بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ بالکل اختلافات نہیں ہیں۔ محمدؐ صاحب کی وفات کے بعد چہارم صدی میں قتل عثمان کے وقت سے مسلمانوں میں تنازع اور شدید مخالفتیں پیدا ہونے سے مسلمانوں میں پھوٹ پڑ گئی تھی تاہم اُن میں ایک قرآن ہمیشہ سے جاری رہا ہے اور سب میں بالاتفاق اسی ایک قرآن کا استعمال میں رہنا اس بات کے ثبوت کی ایک لاجواب دلیل ہے کہ ہمارے پاس اب وہی کتاب ہے جو اس مظلوم خلیفہ کے حکم سے لکھی گئی تھی۔ غالباً دنیا میں کوئی اور ایسی کتاب نہیں جو بارہ سو برس تک ایسی صحیح المتن رہی ہو۔ انتہی۔

اور نہ صرف اسی قدر بلکہ ولیم میور صاحب اپنی کتاب مقدس کے اختلافات وتحریفات کی طرف نظر کرکے اپنی کتاب سیرت محمدی مطبوعہ لندن ۱۸۶۱ء صفحہ ۱۰ کے حاشیہ پر صاف اقرار کرتے ہیں کہ مسلمانوں کا اپنی کتاب ہماری کتب مقدسہ کے اختلافات عبارت سے مقابلہ کرنا۔ ایسی چیزوں کا باہم مقابلہ کرنا ہے جن کے اصلی حالات اور واقعات میں کچھ بھی مناسبت نہیں۔

تعلق رکھتے ہیں وہ آخر تک ہماری مانند انسان رہے جو اس کے بس ہیں اور رائے اور عمل میں خطا کرتے ہیں۔ دیکھو اعمال ۱۴ باب کے ۱۵ پھر اعمال کے ۱۵ باب کی ۶ ۳ سے ۹ ۳ تک گلتیوں کے خط کے دوسرے باب کی ۱۱۔ جبکہ اُنہوں نے اپنی زندگی میں غلطی کی تب ناممکن نہیں ہے کہ اپنی تصنیف میں بھی غلطی کرتے روح القدس کی تاثیر نے انکو زندگی کے خیال درکار میں غلطی سے مستثنے کیا بائبل میں ایسی کوئی آیت نہیں ہے جس سے بلا تاویل یہ سمجھہ سکیں کہ ہم اُس کی ساری تصنیف کو ادنےٰ ادنےٰ امر کی نسبت بھی بالکل الہی اور غلطی سے پاک خیال کریں بائبل کے مصنفوں نے بیشک الہام کا دعوٰے کیا لیکن اگر ہم اُن کے دعوے پر غور کریں اور زبان کے عام قاعدے اور علم معانی اور نکتہ گیری اور نکتہ چینی کے قاعدے سے انکو دیکھیں بخوبی ثابت ہوگا کہ ان کا دعوٰے اس قسم کا نہیں ہوا کہ وہ اپنے آپ کو انسانی کمزوری سے خالی جانتے تھے۔ انتہےٰ تمت کلامہ (از نورافشاں) لدھیانہ امریکن مشن پریس مطبوعہ یکم اگست ۱۸۸۰ء نمبر ۳۱ جلد ۶ صفحہ ۲۴۶ باہتمام پادری کیلسو صاحب نصرانی علما رکلیمنس واگناٹیوس ویوسطینوس یعنی جسٹن شہید وغیرہ کے تصنیفات کو یہ سمجھہ کر انمیں انجیلی آئتیں منقول ہیں بدعوی صحت انجیل پیش کرتے ہیں لیکن اس سے پیشتر اُنہیں یہ ثابت کرنا چاہیئے کہ انجیلوں کی طرح ان تصنیفات کلیمنس وغیرہ میں تحریف نہیں ہوئی ہے۔ حالانکہ محققین علما نصارے نے خود اقرار کیا ہے کہ متقدمین کی تصنیفات میں بہت سے فقرے الحاق کیئے گئے چمبرس انسائیکلوپیڈیا جلد ۵ اور اگناٹیوس کے خطوط کا جعلی اور محرف ہونا معتبر علما نصارے کے اقرار سے ثابت ہے دیکھو تفسیر لارڈنر جلد ۲ ڈاکٹر بیلی صاحب کی کتاب اسناد مطبوعہ ۱۸۵۳ء صفحہ ۱۲ معہ حاشیہ فاضل برکس اردو تواریخ کلیسیا مصنفہ ولیم میور صاحب مطبوعہ ۱۸۸۰ء صفحہ ۴۴ اور جسٹن شہید دوسری صدی کے وسط میں تھا چنانچہ نورافشاں مطبوعہ ۲۲ اگست ۱۸۸۰ء صفحہ ۲۷۰ میں باہتمام پادری کیلسو صاحب لکھا ہے کہ جسٹن یونانی نسل سے ہے سال اسکی تولد کا پہلی صدی کا آخر ہے اسکی تصنیفات میں بعض قول حضرت عیسے کے ایسے بھی منقول ہیں جو اناجیل مروجہ میں نہیں پائے جاتے چنانچہ اُنمیں ایک قول یہ ہے کہ ہمارے خدا اور عیسے مسیح نے فرمایا تھا کہ میں تمکو جس باب میں پاونگا اسمیں تمہارا انصاف کرونگا۔ انتہے اور دوسرا فقرا یہ ہے کہ جب مسیح بپتسما پانیکے واسطے یرشلم میں آیا تو ایک آگ روشن ہوگئی انتہی۔ یہ باتیں کہیں اُن چاروں انجیلوں میں نہیں بس اسطرح اسکی تصنیفات کے اور فقرے بھی جو انجیلی آئتیں سمجھے جاتی ہیں یہ ضرور نہیں کہ انہی انجیلوں سے لکھی گئی ہوں۔ اور پشنت مارش نے بہت صراحت سے لکھدیا ہے کہ جسٹن نے انہی انجیلوں سے نقل نہیں کیا ہے اور کلیمنس اسکندریہ اور طرطلیانوش تو تیسری صدی میں ہوئے ہیں۔ نورافشاں مطبوعہ ۲۲۔ اگست ۱۸۸۰ء

مشہور مقولہ ہے کہ بائبل خدا کا کلام ہے۔ لیکن بائبل ساری خدا کا کلام نہیں۔ جو لوگ اس
خیال کو قبول کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ پاک نوشتوں میں الٰہی الہام کا بیان ہے اور ان کے
مصنفوں میں الہام سے بہت سی باتیں ہیں لیکن الہام صرف تعلیم تہذیب خصوصاً ایمان کی باتیں
درج کرنے میں مستفاد ہوا ہے یہ سمجھتے کہ بائبل کا ہر ایک بیان ہر ایک عبارت اور الفاظ کو
الہامی سمجھنا ہے۔ وہ یقین نہیں کرتے کہ ہم پر فرض ہے۔ کہ ہم بائبل کے ہر ایک علمی
بیان کو سچا اور صحیح تصور کریں ان کے خیال کے مطابق یہ ہو سکتا ہے کہ موسیٰ نے علم ہیئت
کے بیان میں غلطی کی ہے۔ استیفان شہید نے اپنی یادداشت کی کمزوری ظاہر کی۔ پاولس
رسول نے علمی غلطی یا اپنی تمثیل کی بنا ڈالی۔ یہ خیال الہام کا عیسائی دین کے بڑے اور
مشہور معلموں کے درمیان مروج رہا اور روز بروز کلیسیا میں زیادہ ترقی کر رہا ہے۔ مثلاً ای ماس
آرسائیس گروشس۔ نکلارک اور ریفاپف صاحب اس کو منظور کرتے تھے رومی کلیسیا کے
مشہور معلموں نے بھی اسی کو پسند کیا۔ مثلاً برون اور ڈاکٹر صاحب نک جرمنی کے عالم۔ فاضل
معلموں نے جیسا کہ بشپ لوتھ بشپ واربرٹن ارچ ڈیکن پیلی۔ کلارک ڈاڈج ہیگسٹر۔ آرچ بشپ
سمنر اور طامس اسکاٹ صاحب وغیرہ ہم راز نورافشاں لدھیانہ مطبوعہ ۲۲ جولائی ۱۸۷۸ء
امریکن مشن پریس باہتمام پادری کیلسو صاحب نمبر ۳۰ جلد ۶ صفحہ ۲۳۸) ہم پر فرض نہیں
معلوم دیتا۔ کہ ہم پاک نوشتوں کے ہر ایک علیحدہ بیان کو ہر ایک کتاب کو آیت کو اور لفظ
کو الٰہی تاثیر سے لکھا ہوا سمجھیں بڑے نامور فاضل لوتھر صاحب پیدائش کی کتاب کی
تفسیر میں یوں فرماتے ہیں کہ الفاظ (خدا نے کہا) سے یہ ضروری نہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ خدا کی
طرف سے کوئی بیان معجزہ کے طور پر آیا یا آسمان سے کوئی آواز سنائی دی۔ بائبل میں
بیان ہے جو اور داؤد اور شمشون کی نسبت کہ خدا کی روح ان پر اتری اور وقت بوقت انکو ابھارنے
لگی۔ اول سموئیل کے ۱۶ باب کے ۱۳ قاضیوں کی کتاب کے ۱۴ باب کے ۶ و ۲۰۔ لیکن اس بیان سے یہ نہیں
ثابت ہوتا کہ یہ تاثیر روح القدس کی انکی کلام اور فعل تک پہنچی تھی یا انکو بڑے بڑے اور خوفناک
گناہوں سے بچاتی تھی۔ خداوند یسوع مسیح کے رسول پنتیکوست کے دن جلدی جلدی آگ کی سی
زبانوں میں ممتاز ہوئے اور روح القدس دیکھ گئی لیکن اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ
غلطی سے بالکل پاک ہو گئے بلکہ ہم صاف جانتے ہیں کہ وہ کبھی کبھی بے راہ ہو سکتے تھے۔ اور
کبھی کبھی ہو بھی گئے اور ... ایسے ... جو ... مرحمت فرائض کے ساتھ

# مختصر فہرست کتب موجودہ دفتر انوار الاسلام شہر سیالکوٹ

صاحبان! یہ وہ کتابیں ہیں جنکا مطالعہ کرنا ہر ایک انسان کا فرض ہے یہ کتابیں اشتہاری نہیں بلکہ حقایق و معارف سے مالا مال ہیں ان کتابوں کے مطالعہ کرنے سے دین میں اعلیٰ درجہ کی بصیرت حاصل ہوتی ہے درخواست آنے پر فوراً کتابیں بذریعہ وی پی ارسال ہو سکتی ہیں۔ خریداروں کو چاہیئے کہ اپنا پتہ مفصل اور خوشخط تحریر فرماویں ہمارا پتہ یہ ہے۔ منیجر انوار الاسلام شہر سیالکوٹ۔

حمایل شریف مبنظر ہر ایک صفحہ کا دوسرے صفحہ پر بالمقابل ترجمہ ۱۲ خوبیوں والی معہ فہرست مضامین قرآن ہدیہ فی جلد . . . . . عہ
پنجسورہ مبنظر ترجمہ بالمقابل . . . (۱۰)
تفسیر فیروزی پہلا سیپارہ جلی قلم ہدیہ فی . . . . . عہ
پیارے نبی کے پیارے حالات رسول اللہ کریم ص کی مفصل سوانحعمری معہ حالات انبیاء . . . . . عہ
صدیق اکبر حضرت ابوبکر رض کی لائف ۸
امام اعظم . . . . . ۴ر
ذوالنورین تیسرے خلیفہ کے حالات بابرکات . . . . . ۲ر
حضرت علی رض کی مفصل لائف . . صہ
اسم اعظم - پیران پیر کے حالات عہ
انسان اور اسکی تقدیر بالتصویر عہ
تفسیر فیروزی سورہ الرحمٰن . . ۳ر
ایمان صحابہ . . . . . ۴ر
ایک نومسلم فرنگی کے دس لیکچر اسلام کی صداقت پر . . . . . عہ
سرسید احمد خان کے دس لیکچر . صہ
مذاق العارفین قصیدہ غوثیہ کی شرح ۴ر
طریقت الحقیقت شیخ سعدی کا تصوف کا رسالہ . . . . . ۴ر
مناجات فیروزی . . . . ۳ر
نعت ” ” . . . . ۳ر
عیسائیوں کی دینداری کا نمونہ قیمت . . . . . ۴ر
تقدیس الرسول کثرت ازدواجی کا جواب . . . . . ۴ر
دفع طعن نکاح زینب . . ۴ر
آریہ دھرم یا شیوک کا ناول . . ر

آریہ مت کی عکسی تصویر نظم میں آریوں کا کچا چٹھا . . . . ۸ر
عیسائی مذہب کا فوٹو اصول نصاریٰ کا بطلان . . . . . ۴ر
سچی عبادت (نماز انگریزی فارسی اردو - بھاشا و سنسکرت وغیرہ سات زبانوں میں ترجمہ ار
ایک سچے مسیح کی مناجات عیسائیوں کیلئے . . . . . ۴ر
الوہیت مسیح و تثلیث کا رد دو حصہ قیمت . . . . . ۲ر
نماز اور اس کی حقیقت (نماز کی فلاسفی) قیمت . . . . . ۴ر
اورادِ عشرہ مترجم (دس وظیفے آسمانی تجلی دشمنوں کا ناس) قیمت . . . . . ۴ر
رانڈوں کی شادی گھر کی آبادی . . . . . ۸ر
فتوح الغیب - پیران پیر کا زبردست کلام . . . . . ۸ر
قصص الانبیا نبیوں کے حالات ۸ر
تذکرۃ الاولیا ولیوں کے حالات عہ
گلدستہ کرامات - کرامات غوث الاعظم . . . . . ۶ر
دیوان غوث الاعظم فارسی ۸ر
دیوان باہو . . . . ار
مفتاح الجنت . . . . ۳ر
شفیع الورےٰ (مسیح اور محمد کی سیرت کا مقابلہ . . . . ۱۰ر
آیات اصدا الکاملہ ترجمہ حجۃ البالغہ قیمت . . . . عہ
براہین احمدیہ . چہار جلد ے
انحق [illegible] . . . المومنین

قرآن مجید کے کلام الٰہی ہونیکا ثبوت . . . . . ۸ر
عقاید اہل سنت والجماعت امام غزالی . . . . . ۴ر
سرمہ چشم آریہ - آریوں کا رد و مباحثہ قیمت . . . . . ۱۲ر
مجموعہ معجزات محمدیہ - آنحضرت ص کے معجزات . . . ۵ر
ضرورت المسلمین اسلام کی ضروری باتیں . . . . . ۲ر
تائید المحمد والقرآن ایک انگریز کا قرآن کریم اور محمد ص کی تائید کرنا ہے
نور اسلام . . . . . ۶ر
مولوی نذیر احمد صاحب کے کل لیکچر . . . . . ۱۲ر
محسن الملک کے دو مشہور لیکچر ۴ر
ولادت مسیح پر بحث . . . ۳ر
صداقت . . . . . ۴ر
قرآن کریم اور وید کا مقابلہ قیمت . . . . . ۲ر
اسلام کی فلاسفی اور اس کی حقیقت . . . . ۸ر
انوار الاسلام کا مجموعہ بابت سنہ ۱۳۱۶ ۵ مجلد . . . صہ
عشرہ کاملہ - آریوں کے دس اعتراضات کا جواب . . عہ
سیرۃ الفاروق - حضرت عمر رض کی مفصل سوانحعمری . . عہ
قوت فیصلہ ۴ر اسلام کی پہلی ا
اسلام کی دوسری . . ۲ر
بیراہن یوسفی - ترجمہ مثنوی مولینا روم . . . . ے
رسالہ انوار الاسلام قیمت سالانہ [illegible]